REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57 -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.3

ہفت روزہ بدر قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۷ — شمارہ ۴۲

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian - 143516 -

۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ ہجری — ۲۰ اخاء ۱۳۶۷ ہش — ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ اخاء/۱۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بارہ میں تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور بخیریت تمام دورہ سے واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دلنواز و پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

○ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا الحمد للہ بخار اتر گیا ہے نقاہت باقی ہے۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

خطبہ جمعہ

جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے وفد کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو

انہوں نے بھی فرار کی راہ اختیار کی لیکن ان کے تقویٰ کا معیار آجکل کے بعض علماء کے مقابل بہت اونچا تھا

اگر وہ مباہلہ قبول کر لیتے تو سارا علاقہ جس میں وہ بستے تھے خدا تعالیٰ کی طرف سے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ ظہور (اگست) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید صاحب غازی ۱۶ گرسین ہال روڈ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ مبدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے — ایڈیٹر

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:

گذشتہ کچھ عرصہ سے مباہلے کے مضمون کی گرم بازاری رہی ہے۔ ہر طرف اس کا چرچا اور اسی کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اور دنیا بھر کے مختلف معاند علماء کی طرف سے اس سلسلے میں کئی قسم کے تبصرے شائع ہو چکے ہیں۔ کئی قسم کی تعلّی کی باتیں وہ کہہ رہے ہیں اور اپنے اپنے رنگ میں یہ اعلان بھی کر رہے ہیں کہ انہوں نے مباہلے کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔ لیکن جب آپ اُن کے بیانات کا جائزہ لیتے ہیں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اگرچہ عنوان یہ لگایا گیا ہے کہ "مباہلہ منظور" لیکن بیان میں فرار کے رستے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایسی عبارتیں داخل کر دی جاتی ہیں جن کی راہ سے وہ بعد میں یہ کہہ سکیں کہ ہم نے مباہلہ منظور تو کیا تھا مگر اس شرط کے ساتھ کیا تھا۔ اور چونکہ یہ

شرط موجود نہیں اس لئے مباہلہ بھی مباہلہ قرار نہیں دیا جا سکتا

اگر تو مباہلہ سے فرار خوفِ خدا کی وجہ سے ہو تو اس میں کوئی شک نہیں کہ خوفِ خدا ایک ایسی چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم کی نظر ڈالتا ہے۔ جب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے وفد کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو انہوں نے فرار کی راہ اختیار کی۔ لیکن ان کے تقویٰ کا معیار آج کل کے بعض علماء کے مقابل پر بہت اونچا تھا۔ چنانچہ

انہوں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا کوئی بہانہ نہیں تراشا

بلکہ صاف کہہ دیا کہ ہم آپ سے مباہلہ کرنے پر آمادہ نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کے خوف سے مرعوب ہو گئے تھے۔ اور اُن کو یہ ڈر تھا کہ ہمارا مقابل سچا ہے اور اس کی لعنت کی دعا ہم پر لازماً پڑ جائیگی۔ اس لئے انہوں نے معذرت کی اور اس کے جواب میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ فرمایا کہ اگر وہ مباہلہ قبول کر لیتے تو

سارا علاقہ جس میں وہ بستے تھے۔

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا۔ اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ ایک فرشتے نے آکر مجھے بتایا ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے تو اُن کا نام و نشان تک تاریخ میں باقی نہ رہتا۔

پس معلوم ہوا کہ محض جھوٹا ہونا کافی نہیں۔ اگر جھوٹے آدمی کے دل میں بھی خدا کا خوف ہو اور خدا کے خوف کی وجہ سے وہ ڈر کر بھاگ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی لعنت کی تقدیر اُس کا [illegible]

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۰ اخاء ۱۳۶۷ ہش

چیلنج مباہلہ پر "عروج ہند" بنگلور کی نکتہ چینی کا جواب

ہفت روزہ "عروج ہند" بنگلور ۲۵ ستمبر میں "مولانا شعیب اللہ خان مفتاحی" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا پہلا لفظ "قادیانیت" ہے گویا پہلے لفظ میں ہی "لاتنابزوا بالالقاب" قرآن حکیم کی نافرمانی کی گئی ہے کہ تم ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھا کرو۔ جماعت کا نام جماعت احمدیہ ہے نہ کہ "قادیانیت" مولانا تحریر فرماتے ہیں :۔

"مباہلہ صرف ایک طرف سے بات کو شائع کر دینے سے نہیں ہو جاتا بلکہ مباہلہ کے لئے ضروری ہے کہ چیلنج کو فریق مخالف قبول بھی کرے ...... مگر جنرل ضیاء الحق نے اس کو قبول کرتے ہوئے تمہارے ساتھ دعا میں شرکت نہیں کی تو پھر ان کے واقعہ موت سے کیا۔ تمہاری صداقت کا نشان ظاہر ہو سکتا ہے ؟ جبکہ اس مباہلہ کے چیلنج میں مخالفین سے کہا گیا تھا کہ وہ اس دعا پر دستخط کریں اور ہر ممکنہ ذریعہ سے اس کی تشہیر کریں۔"

الجواب بلاشبہ دوسرے مکذبین کے لئے تو ہی اعلان کیا گیا تھا جو مولانا نے بیان فرمایا ہے۔ اور وہ اب بھی قائم ہے لیکن ضیاء الحق صاحب کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ :۔

"جہاں تک صدر پاکستان کا تعلق ہے ...... ہم انتظار کرتے ہیں دیکھیں خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔ لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں چونکہ وہ تمام ائمۃ المکفرین کے امام ہیں ...... اس کا اپنے ظلم و ستم میں جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی مطبوعہ بدر ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

جب مباہلہ کا چیلنج پاکستان میں تقسیم ہوا تو حکومت کی طرف سے مظالم میں اور اضافہ ہو گیا۔ اس پر حضور انور کی جانب سے سخت وارننگ دی گئی کہ :۔

"اگر انہوں نے ظلم کا یہ سلسلہ بند نہ کیا تو خدا تعالیٰ جس کی عدالت میں ہمارا مقدمہ پیش ہے۔ ان ظالمانہ کاروائیوں کا پوری طرح جواب دینے پر قادر ہے۔" (بدر ۱۸ اگست ۸۸ء)

۱۲ اگست کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا :۔

"خدا کی تقدیر لازماً اُن کو پکڑے گی۔ اور لازماً ان کو سزا دیگی۔ جو ان شرارتوں سے باز نہیں آ رہے ہیں۔" اس کے چند روز بعد ۱۷ اگست کو ضیاء الحق صاحب اور ان کے جرنیل، اور امریکی سفیر عبرتناک طور پر ہلاک ہو گئے۔" فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

دوسری نکتہ چینی "مولانا" نے ان الفاظ میں کی ہے :۔

"جب حضرت علامہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری سے مباہلہ کیا اور مولانا موصوف سے پہلے ہی اس دنیا سے اپنے الفاظ کے بمصداق کوچ کر گئے۔"

یہ اعتراض بھی عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو "آخری فیصلہ" کے عنوان سے جو دعوت مباہلہ دی تھی مولوی صاحب موصوف نے اسے اپنے اخبار اہلحدیث میں نقل کر کے نہ صرف یہ کہ اسے فریق ثانی کی حیثیت سے قبول نہیں کیا تھا بلکہ صاف الفاظ میں انکار کر دیا اور لکھا کہ :۔

۱۔ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں" ۲۔ اوّل اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی"۔ ۳۔ "میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے"

۴۔ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں"۔

نوٹ :۔ یہ عبارت نائب ایڈیٹر کی طرف سے لکھی گئی مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کی تصدیق کی اور لکھا کہ "میں اس کو صحیح جانتا ہوں"۔ (اہلحدیث ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء)

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے راہ فرار اختیار کرنے کی وجہ سے مباہلہ کی تکمیل نہ ہوئی لیکن مولوی صاحب کی اپنی تحریر کے مطابق لمبی عمر پانے کے بعد جو ان کا عبرتناک انجام ہوا وہ آپ خود جانتے ہیں۔ بات تو واضح ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف سے آپ جیسے مکذبین کو کھلا تحریری چیلنج دیا گیا ہے۔ آپ اگر خود کو حق پر یقین کرتے ہیں تو جرأت کے ساتھ اس کو قبول کر کے اس کی تشہیر کیوں نہیں کرتے ؟ کیوں بہانے بناتے ہیں ؟ اگر اب بھی آپ اور آپ کے ہمنوا علماء چیلنج مباہلہ کو قبول کر لیں تو اسلامی تعلیم کے مطابق ایک سال کے اندر خدا کی لعنت جھوٹے کا ضرور پیچھا کرے گی۔ اور اسے تہس نہس کر کے رکھ دے گی (باقی صفحہ ۱۳ پر)

"قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے"

قادر نے آج ہم کو دکھایا ہے اک نشاں
جس کے گواہ آج بھی ہیں ارض و آسماں
جے ہو غلام احمد مرزا کی چار سو
تازہ نشان نے کی ہے منادی یہ کو بکو
ظالم نے اپنے ظلم کی کر دی تھی انتہا
اُس ذوانتقام نے دیا نام و نشاں مٹا
کیا کیا پروگرام بنا کر اڑا تھا وہ
آپ اپنی آگ میں ہی اچانک جلا تھا وہ
طیارہ پھٹ گیا جو فضا میں ہوا بلند
یہ آہ تھی دلوں کی جو سب کے ہیں دردمند
نہ لاش اسکی مل سکی ڈھونڈا ہر اک جگہ
تھیں ہڈیاں ہی جل رہی اٹھی جدھر نگاہ
چیلنج مباہلے کا سنا نہ دیا جواب
اس بات پر خدا نے دیا ہے اسے عذاب
زندہ نشان آج پھر سب کو دکھا دیا
اخفین والا بھی وعدہ نبھا دیا
جو لوگ نیک سیرت و فطرت تھے ہوش مند
رکھے ہوئے تھے آج تک اپنی زباں جو بند
کہتے ہیں اب خدا سے بھی تصدیق ہو گئی
صدیق اور کذاب میں تفریق ہو گئی
اندوہناک اتنی ملی ہے کسے سزا
موسیٰ کے دور کے فقط فرعون کے سوا
اُس کو خدا نے دریا کی تہہ میں فنا کیا
اِس کو فضا میں حکم الٰہ نے تباہ کیا
اس قوم نے دیا اسے درجہ شہید کا
لیکن یہ انتقام ہے ربّ مجید کا
اللہ کی لعنتیں ہوں سدا کاذبین پر
رحمت کا سایہ رکھتا ہے وہ صادقین پر

(محتاج دعا: خلیق بن فائق گورداسپوری ــ ربوہ)

پہنچا نہیں کرتی۔ اور اُس کے معاملے کو دوسری دنیا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔
لیکن افسوس ہے کہ جن معاندین اور مخالفین سے ہمیں واسطہ ہے وہ ایک طرف، تسلّی کی رُو سے دنیا پر یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ

انہوں نے مباہلہ کی دعوت منظور کر لی ہے

بلکہ بڑے بڑے واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے منظور کر لی ہے اور اب مخالف فریق بھاگے گا تو ہم اُس کا تعاقب کریں گے۔ اور دُنیا کو بتائیں گے کہ دیکھو وہ فرار ہو گیا! اور ہر عالم کی تان گویا اس بات پر ٹوٹ رہی ہے کہ اُنہوں نے تو مباہلہ منظور کر لیا لیکن مرزا طاہر احمد اور جماعت احمدیہ اس مباہلہ کے چیلنج سے اب بھاگ جائے گی۔ حالانکہ ہم نے تو چیلنج دے دیا۔ ہم تو بار بار اس معاملے کو خدا کی عدالت میں لے جا کر قرآن کے الفاظ میں

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

کا اعلان کر چکے ہیں۔ زبانی بھی اور تحریراً بھی اور کثرت سے اس مضمون کو شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد اُن کا یہ کہنا کہ وہ بھاگ گیا۔ کیسی لغو اور بے معنی بات ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اُن کو مباہلے کے مضمون سے ہی کوئی واقفیت نہیں ہے۔ چنانچہ مختلف قسم کے جو تبصرے شائع ہوتے رہے ہیں اُن میں سے بعض نے یہ کہا ہے کہ تم
فلاں میدان
میں پہنچو کوئی کہتا ہے تم فلاں میدان میں پہنچو کوئی کہتا ہے کہ

مسجد نبویؐ میں داخل ہو کر مباہلہ کرو۔

اور مسجد نبویؐ کے متعلق پھر خود ہی فتویٰ دیتا ہے کہ بعض کے نزدیک کافر کو وہاں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن بعض فقہا نے بعض مجبوریوں کی خاطر کافروں کو اندر آنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس لئے اُن فقہا کی پیروی میں اُن مجبوریوں کے تابع گویا مرزا طاہر احمد اور اُس کی جماعت کو بھی مسجد نبوی میں داخل ہونے کی اجازت ہو جائے گی۔
ایسی ایسی لغو باتیں بار بار یہ سمجھانے کے باوجود کہ

مباہلے میں کسی میدان کا کوئی ذکر نہیں ہے

کسی مقام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ قرآن کریم صرف یہ بیان فرماتا ہے کہ ہم پھر ابتہال کریں اور ابتہال کے بعد جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں — لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔
اب جھوٹے پر خدا کی لعنت ڈالنے میں کون سے مقام کی ضرورت ہے کون سے ملک یا کسی خاص صوبے، علاقے یا شہر کی ضرورت ہے۔ سارے قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنکو مباہلے کا چیلنج دے رہے تھے اُن کے بیوی بچے اُن کے مرد، عورتیں، بڑے چھوٹے سارے، اُس جگہ سے بہت دور تھے اور ہرگز یہ مقصود نہیں تھا کہ پہلے ان سب کو یہاں لے کے آؤ۔ پھر مباہلہ مقبول ہوگا۔
اس لئے یہ جانتے بوجھتے، یا تو لاعلم بنتے ہیں اور یا پھر ان کو مباہلے کے مضمون سے ہی کوئی واقفیت نہیں ہے۔ دوسرا نمایاں پہلو یہ ظاہر ہوا ہے کہ ان کو "ابتہال" کے لفظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں۔ "ابتہال" کا مطلب ہے۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کرنا۔ اپنا سب کچھ خدا کے قدموں میں ڈال دینا۔ اور اُس سے یہ عرض کرنا کہ اب سب کچھ تیرے قبضۂ قدرت میں دیتے ہیں۔ وہ پہلے ہی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے لیکن طوعاً اپنی مرضی سے، یہ منّت کر کے تیرے قدموں میں ڈالتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہمیں کلیتہً ہلاک کر دے یہ ہے ابتہال کا معنی۔ اور

انہوں نے ابتہال کا معنی گالیاں دینا سمجھ لیا ہے

گالیوں کا مقابلہ تو ہے ہی نہیں۔ گالیوں کا مقابلہ تو ہم ان سے پہلے بھی کبھی نہیں کر سکے۔ یکطرفہ گالیاں دیتے چلے گئے ہیں لیکن ہم ان کے مقابل پر خاموشی اختیار کرتے رہے ہیں۔ ابھی بھی انگلستان میں جو چند علماء ہیں، انہوں نے نہایت گندے اور لغو اعتراضات پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کیا ہے کہ یہ ہمارا مباہلے کا چیلنج قبول کرنا ہے اور اُن سارے لغو اور بیہودہ اعتراضات کو دہرایا ہے جن سے پہلے وہ جماعت کو متہم کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچارے علماء کو مباہلے کے معنی ہی نہیں آتے۔ پھر یہ "ابتہال" کا معنی شاید اشتعال سمجھتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں جگہ جگہ علماء نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ابتہال کی طرف بلا کر اشتعال دلایا ہے۔ اور حکومت کو کہہ کر معصوم احمدیوں کو جگہ جگہ اذیتیں بھی دی گئیں۔ قید میں ڈالے گئے۔ اب تک جو اطلاع ملی ہے اُس کے مطابق گرفتار ہونے والوں کی تعداد ۴۵ ہے۔ بہت سے ایسے احمدی بھی ہیں جو ابھی گرفتار نہیں ہو سکے۔ اُن پر کئی قسم کے مقدمے کھڑے کئے گئے ہیں۔

جو مباہلہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جایا جاتا ہے۔

جس کا معاملہ دنیا کی عدالت سے ہے ہی نہیں۔ اُس کے فیصلے یہ دنیا میں چاہتے ہیں۔ اور عجیب انصاف ہے کہ مباہلے کا چیلنج دینا تو حرام اور قبول کرنا حرام نہیں۔ چیلنج دینے کے نتیجے میں کسی اور کا چیلنج کسی کو پہنچانے کے نتیجے میں، انسان قید کیا جا سکتا ہے۔ اور اُس پر کئی قسم کے مقدمات قائم کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن جو اُسے قبول کرے اور خود اُسے دنیا میں مشتہر کرے اُس کے اوپر کوئی سزا نہیں! وہاں نہ انصاف کا کوئی تصور ہے اور نہ ابتہال کا کوئی تصور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ملک اور اس ملک کے علماء قرآنی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اب مباہلہ قبول کرنے کے متعلق سنئے۔ بعض اہل سنت علماء کا موقف ہے کہ غیر مسلم سے مباہلہ نہیں ہو سکتا یعنی اِن معنوں میں کہ غیر مسلم کو مباہلے کا چیلنج دینے کا حق نہیں ہے چونکہ ہم اُن کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کے مباہلے کا چیلنج قبول نہیں کر سکتے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم مباہلے کا چیلنج اس لئے قبول نہیں کر سکتے کہ قرآن کریم کی نصِ صریح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو چونکہ ہمارا ختم نبوت کا عقیدہ، قرآن کی نصِ صریح سے ثابت شدہ ہے اس لئے اس پر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔
اب جہالت کی حد ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت سے بڑھ کر "خاتمیت" ثابت ہے؟ قرآن کریم نے تو مباہلہ کا چیلنج ہی اس بات پر دیا تھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا مخالف سچے ہیں۔ اور نعوذ باللہ من ذالک وہ ان کے نزدیک نصِ صریح سے ثابت نہیں تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اجازت تھی کہ وہ چیلنج دے دیں کیونکہ آپ کی صداقت خدانخواستہ، نعوذ باللہ من ذالک مبہم تھی۔ اس لئے گویا مباہلے کے ذریعہ اُس کی وضاحت چاہی گئی تھی۔ ان کو نہ کچھ اسلامی تاریخ کا پتہ ہے نہ سنت نبوی کا اور نہ قرآن کریم کے مفہوم کا۔ اور مباہلے کے مضمون کے اوپر زبانیں کھول رہے ہیں اور ہر جوابی کارروائی میں بیہودہ زبان استعمال کر رہے ہیں۔

راہِ فرار خود اختیار کرتے ہیں۔

اور الزام ہم پر ڈال دیتے ہیں۔
پھر بعض علماء نے، جو انگلستان ہی میں ہیں۔ کہا ہے کہ ہمیں مباہلے کا چیلنج منظور ہے۔ آپ بھی اپنے بیوی بچوں کو لے کر آ جائیں اور ہم بھی آ جاتے ہیں اور پھر ہم دریائے تھیمز THAMES RIVER میں چھلانگ لگائیں گے۔ اور جو پار اُتر جائے گا وہ سچا اور جو ڈوب جائے گا وہ جھوٹا! یعنی مباہلے کا چیلنج ان کے نزدیک یہ حیثیت رکھتا ہے!! اگر یہ واقعی سچے ہیں اور مباہلہ اسی کو کہتے ہیں تو آج کل یہاں بمبئی (BOMBAY) سے چودہ سال کی ایک ہندو

بچی آئی ہوئی ہے جو برٹش چینل (BRITISH CHANNEL) کو پہلے بھی تیر کر پار کر چکی ہے اور اب پھر پار کرنے کے لئے آئی ہے۔ تو اُس ہندو بچی کو کیوں مباہلے کا چیلنج نہیں دے دیتے۔ وہ بھی چھلانگ لگاتی ہے آپ بھی چھلانگ لگا دیں اور جو چینل کے پار اتر جائے گا وہ سچا ثابت ہو جائے گا۔ مباہلے کے ایسے لغو اور بے معنی قصے بنائے ہوئے ہیں کہ صاف پتہ چلتا ہے کہ تمسخر کی عادت ہے اور دین کے معاملے میں ان میں کوئی سنجیدگی نہیں ہے۔ نہ انہیں علم ہے کہ دین کیا ہے نہ اس معاملے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ خدا کی عدالت میں تمسخر سے، گالیاں دے کر شور مچا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنا مقدمہ جیت جائیں گے۔

لیکن فی الحقیقت خدا کی عدالت میں مقدمہ لیجانا ہی نہیں چاہتے کیونکہ پتہ ہے کہ اُس عدالت سے کامیاب لوٹ نہیں سکتے۔ اس لئے ان میں سے کوئی یہ نہیں کہتا کہ ہمارا مقدمہ خدا کی عدالت میں ہے۔ اور خدا فیصلہ فرمائے گا۔ آپ ان کے ہر بیان کو پڑھ کر دیکھیں، وہ آخر پر دنیا کے فیصلے کی طرف لوٹتے ہیں یا دنیاوی مقابلوں کے ذریعہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان سے ایک صاحب نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے پیغام بھیجا ہے کہ دنیا کی کسی بھی چوٹی کی عمارت سے یا پہاڑی سے کسی بلندی سے آپ بھی چھلانگ لگائیں میں بھی چھلانگ لگاتا ہوں جو بچ جائے وہ سچا ہے جو نہ بچے وہ جھوٹا۔ حالانکہ یہ وہی چیلنج ہے جو شیطان نے حضرت مسیح علیہ السلام کو دیا تھا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اسی سے اسکو پہچانا تھا کہ یہ شیطان ہے۔ بلندی سے چھلانگ لگا دو۔ اگر تم خدا کے پیارے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں بچا لے گا۔

ایسی باتیں جو گذشتہ انبیاء کی تاریخ سے ثابت شدہ ہیں کہ ان کا دین سے تعلق نہیں بلکہ شیطانی امور ہیں۔ اُن کو اپناتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ اور ان کے نزدیک یہ مباہلہ ہے اور مباہلہ اس رنگ میں ہونا چاہیئے! لاہور میں ایک صاحب ہیں قادری صاحب (طاہر القادری صاحب) جو ویسے تو بریلوی ہیں اور بریلوی عموماً اس چیلنج کو قبول نہیں کر رہے اگر تو خدا کا خوف ہے تو ہماری دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بچائے۔ اور اُن کے پردے رکھ لے۔ لیکن وہ بریلوی ہوتے ہوئے بھی اس معاملے میں دیوبندیوں کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ فلاں تاریخ کو ہم منٹو پارک لاہور (MINTO PARK, LAHORE) پہنچ جائیں گے۔ اُس تاریخ کو مرزا طاہر احمد کا اپنے ساتھیوں سمیت رات کے ۱۲ بجے وہاں موجود ہونا ضروری ہے۔ اور اگر وہ نہ پہنچے تو پھر ہم کچھ انتظار کریں گے اور حکومت پاکستان سے کہیں گے کہ ان کے ہارنے کا اور ہمارے جیتنے کا اعلان کر دے

یعنی ان کی عدالت ہی دنیا کی عدالت ہے۔

ان کا خدا گویا کہ حکومت پاکستان ہے

اُس نے فیصلہ کرنا ہے۔ کیا کبھی کسی مباہلے کا فیصلہ اس طرح ہوا ہے؟ کہ فلاں حکومت نے اعلان کر دیا کہ فلاں ہار گیا فلاں جیت گیا؟ اس لئے یا تو ان کو مباہلے کی الف، ب سے بھی واقفیت نہیں ہے اور یا پھر ان کو خدا کا کوئی خوف نہیں اس بات کو تمسخر کے رنگ میں ٹال رہے ہیں اور جھوٹی تعلّی کے ذریعے سمجھتے ہیں کہ دنیا پر یہ ظاہر کر دیں گے کہ یہ جیتے ہوئے ہیں۔

یہ وہ چیز ہے جو بہت خطرناک ہے۔

ان سب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا پر ان کا کیا اثر پڑتا ہے ان کے پیشِ نظر صرف یہ ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں خدا کو داخل کرنے کے متعلق کبھی غور نہیں کیا۔ اور اس بات میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ یہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے

مجھے ان کے متعلق خوف پیدا ہوتا ہے

کیونکہ اگر مباہلے سے فرار، خدا کے خوف کے نتیجے میں ہو تو جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے اور خدا کی رحمت سے توقع رکھی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو جھوٹا ہونے کے باوجود بھی، خدا تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ اور درگذر فرماتا ہے۔ لیکن اگر مباہلے سے فرار، خدا کے خوف کے نتیجے میں نہیں بلکہ بے خوفی کے نتیجے میں ہو اور جسارت کے نتیجے میں ہو تو پھر آخر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ برعکس نتیجہ نکلے گا۔ ان لوگوں کا مباہلے سے فرار، معلوم ہوتا ہے، خدا کے خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا کے معاملے میں بے خوفی سے ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کوئی خدا نہیں ہے۔ جو اس معاملے میں دخل دے گا۔ جو ہمیں پکڑے گا۔ جو ہمارے فرار کی راہیں بند کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اُس کی لعنت ہمارا پیچھا کر سکتی ہے۔ ان باتوں کا کوئی خوف نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ چالاکی سے ہوشیاری سے چرب زبانی سے، اگر ہم دنیا پر اور اپنے مریدوں پر یہ اثر ڈال دیں کہ ہم جیت گئے اور دشمن ہار گیا تو یہی مباہلے کا انجام ہے اور یہی بہت کافی ہے۔ حالانکہ یہ کافی نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ نے اب تک مباہلے کے بعد جو نشان ظاہر فرمائے ہیں اُن میں سے ایک بات۔ تو ثابت ہوئی کہ ان کا

جھوٹا ہونا دن بدن کھلتا چلا جا رہا ہے

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ "مولوی ننگے ہو جائیں گے" (تذکرہ صفحہ ۵۰۲۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء) ان کے اوپر صادق آ رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا، ایک مہینے کے بعد ہی وہ شخص جسے "مولانا اسلم قریشی" کے نام سے یاد کرتے ہیں، مُردوں میں سے زندہ ہو گیا۔ اور گمشدگان میں سے ایکدم رونما ہوا اور اُس کے متعلق انہوں نے حلف اٹھا اٹھا کر اور واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کئے ہوئے تھے کہ نہ صرف یہ کہ اس کو اغوا کیا گیا ہے بلکہ اغوا کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک اعلان تھے کہ آپ قصر خلافت کی عمارت اکھاڑیں۔ اُس کی زمین میں سے اس مولوی (اسلم قریشی) کی لاش نکلے گی۔ یہ اعلان کئے گئے تھے کہ اگر ہم جھوٹے ثابت ہوں تو ہمیں سر عام پھانسیاں دی جائیں اور کوڑے لگائے جائیں۔ وہ ساری باتیں بھول گئے ہیں اور ان مولوی صاحب کے ظاہر ہونے پر شرمندگی کی بجائے مزید جھوٹ بول رہے ہیں۔ اب یہ وہ بات ہے جس سے میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بیخوف ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں۔ کیونکہ سارے علماء جانتے ہیں کہ اس مولوی کے نکل آنے سے، رونما ہونے سے، یہ جھوٹے پڑ چکے ہیں۔ اور یہ سارے علماء جانتے ہیں کہ اس مولوی کی گمشدگی کے متعلق جو بیان وہ اب دے رہے ہیں، وہ جھوٹے ہیں۔ ان میں سے ایک کو بھی ابہام کی بات نہیں رہی۔ آنکھیں کھولتے ہوئے، جانتے بوجھتے، ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے، دوسرے جھوٹ بول رہے ہیں۔ ایک لعنت سے بچنے کے لئے، دوسری لعنت میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۰-بی رابندر سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

اس لئے ہمارے سامنے اس قسم کا مدمقابل ہے جس قسم کا مدمقابل تاریخ نے غالباً پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کی نسبت سے آئندہ زمانے میں پیدا ہونے والے' اپنی ہی امت سے بظاہر وابستہ بعض علماء کے متعلق یہ اعلان فرمایا تھا کہ عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ (مشکوٰۃ کتاب العلم) دیکھئے یہ نہیں فرمایا کہ میری امت کے علماء فرمایا۔ عُلَمَاءُهُمْ ... اُن کے علماء شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ۔ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے پس وہ علماء جن کی ذمہ واری ہے کہ وہ شریعت کی حفاظت کریں۔ قرآن کریم کے مضمون کے تقدس کا خیال رکھیں اگر وہ خود قرآن کریم کے مضمون کے تقدس سے کھیلنے والے بن جائیں اس کی ناموس سے کھیلنے والے بن جائیں اور جانتے بوجھتے ہوئے کھلم کھلا ایک جھوٹ کے بعد دوسرا جھوٹ بولنا شروع کر دیں تو اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس صورتِ حال پر صادق نہیں آتا تو پھر کس صورتِ حال پر صادق آئے گا؟

لیکن اب یہ معاملہ بحثوں پر فیصلہ پانے والا معاملہ نہیں اب یہ معاملہ بہت ہی سنجیدہ صورت اختیار کر چکا ہے اور میں جماعت کو بار بار یہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے

بار بار نشان ظاہر ہوں گے

لیکن نشانوں کے اظہار پر اُچھلیں اور کودیں نہیں بلکہ مزید گریہ وزاری اختیار کریں۔ مزید ابتہال سے کام لیں اور استغفار سے کام لیں۔ اور اگر کوئی خدا کے خوف سے بھاگتا ہے تو بے وجہ اس کا تعاقب نہ کریں بلکہ اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے اس کو اپنے عذاب سے بچالے کیونکہ خدا کے خوف کی وجہ سے بھاگنا بھی نیکی ہے جس کی خدا کے حضور بڑی قدر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک تمثیل کے ذریعے بیان فرمایا کہ ایک ایسا شخص بھی جو دنیا کے تمام گناہوں میں اتنا بڑھ گیا تھا کہ گویا اس کا ثانی نہیں رہا تھا' ہر قسم کی بدی میں وہ ایک نشان بن چکا تھا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُسے اس لئے معاف کر دے گا کہ آخر وقت اس کے دل میں خدا کا خوف ضرور تھا وہ پھر بھی ڈرتا ضرور تھا یعنی گناہوں کے باوجود ایک خوف دامن گیر رہا جو آخری سانس تک اس کے ساتھ چمٹا رہا کہ خدا مجھے پکڑ نہ لے اُس کے دامن میں کوئی نیکی نہیں تھی صرف وہ ایک خوف تھا اس لئے خوفِ خدا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی تقدیر بدل جایا کرتی ہے۔ یا بعض دفعہ ٹل جایا کرتی ہے۔

اس لئے جو لوگ بھی خدا کے خوف کی وجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اُن سے تمسخر کی ضرورت نہیں اُن کو خواہ مخواہ ننگا کرنے کی ضرورت نہیں اُن کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے رحم کا معاملہ فرمائے اور اُن کی وجہ سے ملک کے ایک حصّے کو بھی عذاب سے بچائے اور وہ لوگ جو بے حیائی میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں دُنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں اُن کے متعلق ضرور ہمیں یہ دُعا کرنی ہوگی کہ اے خدا اُن کے اس دھوکے اور مکر کو ننگا کر دے اور اُن کو توفیق نہ دے کہ وہ بھاگنے کے باوجود دُنیا کو یہ یقین دلائے رکھیں کہ گویا وہ جیتے ہوئے اور میدان مارنے والے لوگ ہیں۔ کیونکہ اگر وہ یہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو

مباہلے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے

دُنیا دھوکے میں پڑ جاتی ہے۔ یہ معاملہ ایک ایسے موڑ پہ پہنچ چکا ہے جس میں ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلے کھلے نشان چاہتے ہیں جن کے نتیجے میں دُنیا ہدایت پائے۔ ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم کسی کے مرنے پر نعرہ بازی کریں اور شور ڈالیں کہ وہ مارا گیا وہ مارا گیا۔ ہرگز یہ مقصد نہیں ہے اور نہ اس مقصد کی کوئی حقیقت ہے۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے روشن نشان ظاہر فرمائے جن کے نتیجے میں کثرت سے لوگ ہدایت پائیں

اس لئے اگر عبرت انگیز نشان چاہتے ہیں تو اس وجہ سے۔ کیونکہ عبرت میں دُنیا کا ایک نشان کو دیکھنے کا مضمون شامل ہوتا ہے۔ جب کہتے ہیں کہ فلاں سزا میں عبرت پائی جاتی ہے تو مراد یہ ہے کہ لوگ کثرت سے آئیں دیکھیں اور اس سے استفادہ کریں تو آپ عبرت کے نشان ضرور مانگیں اور یہ دُعا ضرور کریں کہ وہ علماء جو بدکلامی سے باز نہیں آ رہے جو مباہلے کے مضمون کو بھی دھوکے کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور خلقِ خدا سے مزید مکر و فریب سے کام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مکر و فریب ننگے کرے۔ اُن کے جھوٹ ظاہر فرمائے اور

اُنہیں عبرتناک سزائیں دے

تاکہ دُنیا اُن کی سزاؤں سے استفادہ کرے اور وہ جو ڈرنے والے ہیں اور وہ خاموش اکثریت جو دراصل تماشہ بین ہے اُسے بھی اس عذاب سے بچائے کیونکہ میرے علم کے مطابق اور جو خبریں مجھے پاکستان سے مل رہی ہیں اُن پر بناء کرتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی بھاری اکثریت

مباہلے میں فریق مخالف کے ساتھ ملوث نہیں ہے۔

اکثر جگہوں سے ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ عوام الناس علماء کو جھوٹا سمجھنے لگ گئے ہیں اور کھلم کھلا یہ باتیں شروع کر چکے ہیں خصوصاً اسلم قریشی والے واقعہ کے بعد جب اُنہوں نے تاویلیں کیں اور جھوٹ پر جھوٹ بولے۔ مجھے اطلاع مل رہی ہے کہ اس پر بازاروں گلیوں اور بسوں اور گاڑیوں میں جگہ جگہ کھلے تبصرے ہو رہے ہیں اور عوام یہ باتیں کر رہے ہیں کہ یہ علماء جھوٹے ہیں اس لئے بظاہر یہ لوگ اُن کے بھی امیر لیڈر ہیں اور جب مباہلہ کیا جاتا ہے تو لیڈر کے ساتھ قوم بھی شامل ہوتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے بظاہر یہ بات ہے۔ فی الحقیقت پاکستان میں علماء کی حالت یہ ہے۔ وہ ایسے سروں کی سی ہے جن کے نیچے سے جسم بدلتے رہتے ہیں یہ کسی جسم کے ساتھ کوئی مستقل جڑے ہوئے سر نہیں ہیں بلکہ آپ ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بعض دفعہ یہ سر ہی سر رہ جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ کوئی جسم نہیں ہوتا۔

چنانچہ جب پاکستان کی تحریک چلی ہے تو خصوصاً یہ علماء جو ہمارے معاند ہیں جن کو تحفظِ ختمِ نبوت" والے یا احراری کہا جاتا ہے یا دیوبندی علماء کے نام سے مشہور ہیں یہ سمجھتے تھے کہ عوام الناس کی بڑی تعداد بھاری اکثریت ہمارے ساتھ ہے اور مذہبی لحاظ سے یہ اُن کے راہنما بھی تھے ایسے علاقے جو سارے کے سارے' بعض صوبے کے صوبے تقریباً دیوبندی ہیں وہ بظاہر اُن کے پیچھے تھے لیکن جب امتحان کا وقت آیا مسلم لیگ میں قائدِ اعظم نے ایک طرف سے اپنی طرف آنے کی دعوت دی تو ان علماء کے جسم ان سروں کو اکیلا لٹکتا ہوا چھوڑ گئے وہ سارے کے سارے قائدِ اعظم کے نیچے آ گئے اور قائدِ اعظم کی قیادت کو قبول کر لیا پھر مختلف وقتوں میں کبھی اُن کے پیچھے زیادہ جسم ہو جاتے ہیں کبھی کم ہو جاتے ہیں۔ اور جب الیکشن (ELECTION) کے وقت آتے ہیں اس وقت آپ دیکھ لیں کہ اکثر خالی سر رہ جاتے ہیں الیکشن میں کامیاب ہی نہیں ہوتے اور اُن کے جسم جن کو یہ اپنا جسم سمجھتے ہیں یعنی اپنے مُرید اپنے پیچھے چلنے والے جن کا یہ اپنے آپ کو سیّد سمجھتے ہیں وہ لوگ اُن کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ الیکشن میں ا۔ ب۔ ج۔ د کسی سیاسی لیڈر کو ووٹ دے دیتے ہیں اور ان کو ووٹ نہیں دیتے۔

اس لئے یہ کہنا غلط ہوگا کہ اگر دیوبندی علماء نے چیلنج قبول کر لیا ہے یا سندھ کے علماء نے چیلنج قبول کر لیا ہے حقیقتہً بھی کر لیا ہے تو تمام دیوبندی علاقے پر لعنت پڑے گی یا تمام سندھ پر لعنت پڑے گی۔ یہ عقل کے خلاف ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے میرے علم کے مطابق مثلاً کہتے ہیں کہ۔ ایک اخبار میں سرخی آئی ہے کہ سندھ میں سینکڑوں علماء نے چیلنج قبول کر لیا ہے۔ لیکن چونکہ سندھ کی

اکثریت ان علماء کے ساتھ نہیں ہے اور آئندہ الیکشن بھی آپ کو بتادیں گے کہ شاید ہی یہ عالم اس علاقے سے منتخب ہو کر نکلے ورنہ

بھاری اکثریت ان کو رد کر دے گی

اس لئے آپ کو اس معصوم اکثریت کو اپنی لعنت میں شامل کر لینا ظلم ہوگا اس لئے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ صرف وہ معاندین تیرے عذاب کے نیچے آئیں اور عبرت کا نشان بنیں جنہوں نے خدا جانتے بوجھتے حق کی مخالفت کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے اُن میں کوئی حیا اور شرم باقی نہیں رہی اور کھلم کھلا کذاب ہیں اور شرارت اور افتراء پردازی سے باز نہیں آرہے اور ان کے وہ مرید اور ماننے والے جو ہمیشہ فساد میں اُن کا ساتھ دیتے ہیں اور جب وہ اُنہیں معصوم انسانوں پر ظلم کرنے کے لئے بلاتے ہیں تو وہ لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں صرف اُن کو اپنے عذاب کا نشان بنا اور عبرت کا نشان بنا۔ باقی اکثریت جو معصوم ہے یا ناواقف ہے کچھ دُور ہے۔ گناہگار بھی کئی قسم کی خرابیوں میں ملوث سہی لیکن آخر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے اُن کو اپنے عذاب اور اپنی پکڑ سے اور اپنی عقوبت سے بچالے۔

اس لئے میں جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے مباہلے کی دعا میں بھی اس بات کو نہ بھولیں کہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمۃ للعالمین

تھے اور آپ کی رحمت کا فیض بھی ہمارے ہاتھوں سے ہمیشہ جاری رہنا چاہیئے اگر عبرت کے نشان کے ساتھ ساری قوم ہی مٹ جائے تو پھر حق کو قبول کون کرے گا۔ اس خیال سے بھی تو آپ کو یہ سوچنا چاہیئے کہ

دعا یہ ہونی چاہیئے کہ اکثریت بچ جائے

اکثریت اس نشان کو دیکھے اکثریت اس نشان سے فائدہ اُٹھائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس مباہلے کے بعد احمدیت ایک عظیم الشان طاقت کے طور پر اُبھرے اور اتنا عظیم نشان ظاہر ہو کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسلمانوں کے علاقوں کے علاقے احمدیت کے ساتھ شامل ہو جائیں اور وہ فتح کا دن جو ہمیں دُور دکھائی دے رہا ہے اس بڑھتی ہوئی پھیلتی ہوئی توانا تر ہوتی ہوئی قوت کے ساتھ جلد تر ہمارے قریب آجائے اور تمام دنیا پر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کا جھنڈا نصب کر سکیں اس مباہلے کا یہ مدعا ہے۔

اس لئے دعاؤں کے ذریعے یہ کام ہوگا۔ ابتہال کا مضمون ہے۔ میں بار بار نصیحت کرتا ہوں اس کو نہ بھلائیں۔ دشمن جتنی گالیاں دیتا چلا جا رہا ہے شرارت میں بڑھ رہا ہے آپ کے لئے اور موقع ہے کہ ابتہال کی طرف متوجہ ہوں۔ دو قسم کے میدان ظاہر ہوں گے۔ ایک میدان میں گالی گلوچ، شور شرابہ، تضحیک، تمسخر اور شر انگیزی کی باتیں سنائی دے رہی ہوں گی اور ایک میدان میں خالصۃً عجز، ابتہال، خدا کے حضور گریہ و زاری، خشوع خضوع کی وجہ سے شور بپا ہوا ہوگا۔ آپ اس میدان سے وابستہ رہیں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو اس میدان میں کبھی کسی نے بازی نہیں ہاری۔ یہ میدان ہمیشہ جیتنے والوں کا میدان ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض نشان ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں اور ہم ان کو مرتب کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال کے اختتام تک جماعت احمدیہ کی صداقت کے مضمون کو ظاہر کرنے والی ایک پوری کتاب شائع ہوگی۔ جس میں ہم تمام واقعات کو مرتب اور مؤلف کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔

ایک چھوٹا سا واقعہ

مثال کے طور پر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ضلع شیخوپورہ میں شاہ کوٹ نامی ایک قصبہ ہے جہاں احمدیوں کے چند گھرانے ہیں وہ چند دکاندار ہیں وہاں ایک عاشق حسین نامی صاحب تھے جو زرگری کا کام کرتے تھے اور ایک لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اور جماعت احمدیہ پر گند اُچھالنے میں اتنا پیش پیش تھے کہ مولوی نہ ہونے کے باوجود بھی یہ مخالف علماء کے سربراہ بن گئے اور احمدیت کے مخالف ٹولے میں ان کو ایک نمایاں مقام حاصل ہو گیا۔ چنانچہ جب کبھی احمدیت کی مخالفت کا معاملہ ہو یہ از خود ہی اس مخالفت کے سربراہ کے طور پر اُبھرتے تھے۔

جب مباہلے کا چیلنج وہاں تقسیم ہوا تو عاشق حسین صاحب نے ایک جلوس اکٹھا کیا اس میں نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں اور اس جلوس کو اس بات پر آمادہ کیا گیا کہ چند احمدی گھر اور چند احمدی دکانیں یہاں ہیں۔ ان کا مباہلہ تو ہم یہیں پورا کر دیتے ہیں یعنی مباہلے سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان چند احمدیوں کا قتل عام کر دیا جائے۔ یہی مباہلہ ہے۔ تو ان کی دکانیں لوٹو، جلاؤ۔ ان کو اپنے گھروں میں زندہ جلاؤ یا قتل کرو۔ تاکہ دنیا کے سامنے ثابت ہو جائے کہ احمدی جھوٹے ہیں ان کا مباہلہ ان کو پڑ گیا۔ یہ ارادے باندھ کے جلوس تیار کر کے انہوں نے کہا کہ آپ انتظار کریں۔ میں ابھی دکان سے ایک چھوٹا سا کام کر کے واپس پہنچتا ہوں۔ دکان میں پہنچے پنکھا چلایا اور وہی پنکھا جو روز چلایا کرتے تھے۔ اس میں بجلی کا کرنٹ آچکا تھا اور بجلی کے جھٹکے سے وہیں مر گئے۔ یہ جو بجلی کا کرنٹ (جھٹکا) لگ کے مرنا ہے یہ بھی اپنے اندر ایک قہری نشان رکھتا ہے کیونکہ بجلی کا آسمان سے بھی تعلق ہے اور وہ جلوس جو احمدیوں کے گھر اور ان کی دکانیں جلانے اور ان کو مارنے کوٹنے کے لئے بنایا گیا تھا وہ ان کی تجہیز و تدفین میں مصروف ہو گیا اور ان کے جنازے کا جلوس بن گیا۔

کہتے ہیں اس کے بعد وہاں ایک موت کی سی خاموشی طاری ہو گئی ہے اور اس قصبے میں اب کوئی مباہلے کی بات نہیں کرتا کوئی اشتعال کی بات نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے یہ

نشان اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا ہے

لیکن یہ ایک نشان کافی نہیں ہوگا کیونکہ اکثر لوگ پھر بہانے بناتے ہیں۔ ہر نشان کے بعد کچھ عرصے کے بعد اس کی تاویل کرنی شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاید اتفاق ہو گیا ہو اس لئے اس قسم کے نشانات کا ایک جلوس نکلنا چاہیئے اور یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو غافل نہ ہونے دے بار بار

نشان پر نشان دکھائے جو ان کا پیچھا نہ چھوڑے

یہاں تک کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

جماعت کی صداقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائے اللہ کرے کہ اس قوم کو سمجھ آئے اور یہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔

ایک اور شدید معاندِ احمدیت کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ شیخ مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ (راولپنڈی) فون پر بتاتے ہیں کہ ۱۹۸۴ء میں شریعت کورٹ میں ایک شخص قاضی مجیب الرحمٰن پشاوری نے جماعت کے خلاف انتہائی شرانگیز بیانات دیئے اور یہ وہی شخص ہے جس نے ٹیلی ویژن پر جماعت کے خلاف ارتداد کی بناء پر واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا اس مباہلے کے چیلنج کے کچھ عرصے کے بعد اچانک یہ صاحب دل کا دورہ پڑنے سے مر گئے ہیں اور چونکہ یہ وہ صاحب ہیں جن کے متعلق جب مجھے اطلاع ملی تھی اس وقت بھی دل سے ایک لعنت نکلی تھی اس لئے میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج قبول کیا تھا یا نہیں کیا لیکن اس بات میں شک نہیں کہ چونکہ انہوں نے احمدیوں کے قتل کا فتویٰ دیا تھا اس لئے مباہلے کے چیلنج کے بعد ان کا مر جانا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔

اس قسم کی اور بھی خبریں اکٹھی ہو رہی ہیں لیکن انشاء اللہ جب ان کی پوری چھان بین کی جائے گی تو اور بھی کئی امور ظاہر ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مباہلے کا چیلنج دیا تھا تو بعض علماء مرے۔ لیکن اُن کے متعلق یہ باتیں بعد میں پتہ چلیں کہ اُس وقت موت آئی جب وہ اپنے ہاتھ سے مباہلے کے چیلنج پر منظوری لکھ کر اُس پر دستخط کر رہے تھے تو اس قسم کی باتیں، اللہ تعالیٰ کی تقدیر انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں کھولے گی لیکن میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ

خدا کی چکّی حرکت میں آچکی ہے

اور جب خدا کی تقدیر کی چکّی حرکت میں آجائے تو کوئی نہیں جو اس کو روک سکے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے کہ جب خدا چاہے کہ کوئی اس چکّی میں پیسا جائے تو اُسے اُس چکی کے عذاب سے بچا سکے اس لئے استغفار کا وقت ہے۔ دعاؤں کا وقت ہے۔ ابتہال کا وقت ہے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے گناہوں کے لئے بخشش مانگیں اور قوم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اکثریت کو ہدایت دے اور اپنے عذاب سے بچا سکے۔

نمازِ جمعہ کے بعد کچھ نمازِ جنازہ غائب ہوں گے۔ دو جنازے پہلے کے ہیں لیکن چونکہ میں نے نمازِ جنازہ غائب پڑھنے سے حتی المقدور احتراز کرنے کا اعلان کیا تھا اور وضاحت کر دی تھی کہ کیوں ایسا کیا گیا ہے اس لئے باوجود اس کے کہ ان کے متعلق میرے نزدیک ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھنے کی وجوہات تھیں، میں انتظار کرتا رہا کہ بعد میں جب دو تین ایسے مواقع اکٹھے ہو جائیں تو پھر اکٹھی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جائے ایک نمازِ جنازہ غائب ہماری آپا سیدہ بیگم صاحبہ کا ہے جو ملک عمر علی صاحب مرحوم ملتان کی بیوہ تھیں اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی صاحبزادی تھیں۔ یہ کچھ عرصہ پہلے وفات پا چکی ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر محمد حسین ساجد صاحب امریکہ کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔ یہ بہت پہلے جب بیمار ہوئے تھے تو مجھ سے وعدہ لے چکے تھے کہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھاؤں گا۔ وعدہ ان معنوں میں کہ مجھ سے درخواست کر چکے تھے اور میں نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ بہت لمبا عرصہ بہت شدید بیماری میں مبتلا رہ کر فوت ہوئے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار اعجازی رنگ میں بچتے بھی رہے اور ڈاکٹر حیران ہوتے تھے کہ کس طرح اتنا لمبا وقت مل گیا کیونکہ ان کے نزدیک ان کو بہت پہلے فوت ہو جانا چاہیئے تھا بہت نیک انسان، خدمتِ دین کرنے والے اور تبلیغ کرنے والے تھے انہوں نے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی ہے میرا تو ارادہ تھا کہ ان کی نمازِ جنازہ انشاء اللہ بعد میں پڑھاؤں گا لیکن چونکہ اس وقت اعلان کیا تھا اس لئے فوری طور پر نمازِ جنازہ غائب پڑھانے سے رُک گیا۔ ان کی بیگم صاحبہ نے شکوے کا خط تو اس طرح نہیں لکھا۔ لیکن صرف یہ کہ "اچھا! آپ ڈاکٹر ساجد کا جنازہ نہیں پڑھائیں گے!" بس ایک فقرہ تھا۔ اس سے زیادہ شکوہ اور کیا ہو سکتا تھا۔

میرے ایک کزن کلیم اللہ شاہ صاحب، سیدہ مہر آپا صاحبہ کے بھائی اور میرے ماموں زاد بھائی، کینسر کے مریض تھے اور ایسا کینسر جو ٹرمینل کینسر (TERMINAL CANCER) کہلاتا ہے۔ کوئی دو مہینے ہوئے یہاں تشریف لائے تھے اور ڈاکٹروں نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ گنتی کے صرف چند دن باقی ہیں۔ اس کے باوجود ہم نے کہا کہ جو انسانی تدبیر ہے وہ اختیار کرنی چاہئے۔ ان کے واپس پاکستان جانے کے بعد پہلے تو اطلاع یہی تھی کہ ان کی طبیعت کچھ سنبھل رہی ہے لیکن بیماری نے اچانک شدت اختیار کی اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

سید برکات احمد صاحب علمی لحاظ سے بھی اور کئی پہلوؤں سے ہندوستان کی معروف شخصیت ہیں۔ جماعت کے بڑے مخلص اور فدائی کارکن تھے ان کو بھی گزشتہ چند سالوں سے ایسا کینسر (CANCER) تھا جس کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ خیال تھا کہ ان کو آج سے بہت پہلے فوت ہو جانا چاہئے تھا جب ہندوستان میں تھے تو انہوں نے مجھے لکھا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں چند مہینے کی بات ہے اس سے زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا تو ان کو میں نے دعا کی طرف بھی توجہ دلائی اور کہا کہ ڈاکٹروں کی باتیں نہ مانیں اللہ کی مرضی ہے میں بھی دعا کرتا ہوں اور آپ بھی کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا بعد میں ان کی بہن کا مجھے خط آیا کہ حیرت ہے کس طرح یہ بچ گئے ہیں صرف بچ ہی نہیں گئے بلکہ کام شروع کر دیا ہے اور پھر کام بھی ایسا کیا کہ اسی بیماری کے دوران "مذہب کے نام پر خون" کا انگریزی ترجمہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مکمل ہو گیا۔ پھر مجھے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں دیکھ لوں کہ یہ کتاب پریس میں جا چکی ہے۔ پھر میں نے ان کو اطلاع دی کہ کتاب پریس میں جا چکی ہے اور طباعت کے مراحل میں ہے تو انہوں نے علمی کام کرتے کرتے جان دی ہے ان کا بھی بار بار کا اور بہت اصرار تھا کہ آپ نے میری نمازِ جنازہ خود پڑھانی ہے۔

تو یہ وہ چند نمازہائے جنازہ غائب ہیں جو انشاء اللہ جمعہ کی نماز کے بعد پڑھائی جائیں گی۔ لیکن یاد رکھیں کہ عام دستور میں تبدیلی نہیں ہے اس کے نتیجے میں مطالبے نہ شروع ہو جائیں دستور یہی ہے کہ یا تو از خود اللہ تعالیٰ میرے دل کو کسی بات پر مائل کرے۔ میں خود سمجھوں کہ اس کی نمازِ جنازہ غائب ہونی چاہیئے ان کی تو ہوگی۔ یا صدر انجمن احمدیہ سفارش کرے کہ بعض وجوہات کی بناء پر ہمارے نزدیک فلاں شخص کی نمازِ جنازہ غائب ہونی چاہیئے ورنہ درخواستیں نہیں دینی چاہئیں کیونکہ اس طرح میرے دل پر انکار کا بوجھ پڑے گا۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

چیلنج مباہلہ کے بعد اسلم قریشی کی بازیابی۔ ضیاء الحق صاحب کی مع لاؤ لشکر ہلاکت اور بنگلہ دیش ہندوستان پاکستان میں بے نظیر حالیہ سیلاب جن کی زد سے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر ہر جگہ احمدیوں کو بچا لیا ہے ایسے عظیم الشان نشانات ہیں کہ ان میں عقلمندوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار (درِ ثمین)

(عبدالحق فضل)

ولادت

مکرم محمود احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ وانٹو کشمیر سے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بڑی بیٹی عزیز شہزادہ شاہین کو اللہ تعالیٰ نے یکم جون ۱۹۸۸ء کو لڑکا عطا کیا ہے اسی طرح خاکسار کی دوسری بیٹی عزیزہ شبنم کو ۱۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو پہلی بچی عطا کی۔ احباب سے ہر دو بچوں کی صحت و سلامتی اور قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

پنجاب کے متعدد مقامات پر

سیلاب زدہ لوگوں کی فوری امداد میں

جماعت احمدیہ پیش پیش

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

قادیان ۱۲ اکتوبر ستمبر کے آخر میں شدید بارشوں کے نتیجے میں پیدا شدہ حالات سے دوچار ہو کر ابھی ہم اپنے گھروں اور لوگوں کو سنبھالنے میں مصروف تھے کہ گورداسپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ امرتسر بٹالہ وغیرہ سے سیلاب کی خبریں آنی شروع ہو گئیں اور معلوم ہوا دریائے بیاس۔ راوی اور چکی نے سیلاب نے قرب و جوار کے علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور دریائے بیاس و راوی کا بند بعض جگہوں سے ٹوٹ جانے کی وجہ سے کئی گاؤں زیر آب آ کر سخت تباہی سے دوچار ہو گئے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فوری طور پر ان سیلاب زدگان کی طبی اور دوسری امداد کے لئے صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور جنرل سیکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کردی۔ اگرچہ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے لیکن انسانی ہمدردی کے ہر ایسے موقع پر اپنے وسائل سے بڑھ کر کوشش کرنا اپنا جماعتی فرض سمجھتی ہے چنانچہ یکم اکتوبر سے چھ اکتوبر تک مسلسل احمدی ڈاکٹروں اور دیگر نوجوانوں کی پارٹیاں منظم پروگرام کے تحت ضلع گورداسپور۔ کپور تھلہ۔ امرتسر و ہوشیار پور کے متعدد دیہات میں جا کر ان کی طبی اور دوسری امداد کرتی رہیں۔

یاد رہے کہ امدادی سامان اکٹھا کر لینا تو آسان ہے لیکن اسے مستحقین تک پہنچانا بڑا مشکل کام ہے۔ ہماری یہ امدادی پارٹیاں صرف اس جگہ تک نہیں پہنچیں جس جگہ سکوٹر اور ٹرالیاں وغیرہ جا سکتی تھیں بلکہ وہاں اپنی گاڑی کھڑی کر کے نوجوان کھانے پینے اور طبی امداد کا سامان اپنے سروں پر رکھ کر چھ چھ سات سات کلومیٹر پانی اور کیچڑ میں پیدل چل کر بعض دیہات میں پہنچے اور مصیبت زدہ لوگوں کو طبی امداد پہنچائی اور کھانے اور جنس اور پارچات کی امداد فراہم کی یہ لوگ دعائیں دیتے ہوئے کہہ رہے تھے خدا تمہارا بھلا کرے تم پہلے ہو جو ہماری خبر کو پہنچے ورنہ جو سیلاب کی مار سے بچ گئے تھے وہ بھوک اور بیماری سے مر جاتے۔

ہماری امدادی پارٹیاں ہزارہا کی تعداد میں دھسی (بندھ) پر بیٹھے ہوئے بدحال اور بیماروں کی امداد کرتی رہیں۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل دیہات میں پہنچ کر امداد پہنچائی۔ باقاعدہ منظم طور پر کام کو چلانے کی خاطر مختلف گروپ بنا کر مختلف جہات میں روانہ کئے گئے۔

نمبر ۱ گروپ۔ سیجاں۔ اونکھی۔ بیریاں۔ گنجڑ۔ وال۔ شیئنہ سٹی۔ چونکیاں۔ سٹھا موج پور۔ ملا والی۔ سمبڑ دال۔ نولے۔ برکت۔

نمبر ۲ دھاریوال۔ گورداسپور۔ پنیاڑ۔ دوہر بٹی۔ کھلدر۔ تارا گڑھ۔ پٹھانکوٹ۔ ہنوال۔ سمبل۔ دوھوال۔ ترنٹ۔ رندھاوا۔ ڈاڈھوال

نمبر ۳ نانوال۔ جینڈر۔ پوال۔ صلاح پور۔ منن۔ بڈھابالہ۔ نونال۔ برکتاں

نمبر ۴ بٹالہ۔ اربی سین۔ سمت کوٹ۔ ڈیرہ بابا نانک۔ کوٹ سنتوکھ رائے کلانور۔

نمبر ۵ سجام۔ ماڑی پنوال۔ سری ہرگوبند پور۔

نمبر ۶ سرمیاں۔ جھنڈی وال۔ کالا چھکالہ۔ کھماں۔ سیکھے دیلا۔ دئیوالی۔ ٹنڈے۔ خان پور۔ لدھا تھرہ۔ بھونا بھوجے۔ سٹھیالہ کالج

نمبر ۷ کھبے تلے دال۔ رعیہ۔ پورلے ننگل۔ سیالیکی۔ بکھو کے۔ گردی۔ تونگ۔ جھیکے

نمبر ۸۔ پرتاپ پیپرلی۔ ورکہ۔ لیبر کاخونی۔ چھیانہ۔ میرالی کوٹ

نمبر ۹ ڈھلوال۔ سرخ پور۔ دھاریوال پترٹے۔ تھیم۔ پرے دھاریوالی کپور تھلہ۔ حسین پورہ۔ صدھوال۔ بھنڈال دونے۔

نمبر ۱۰ ادھلہ۔ وڈالہ سیانک۔ کالا سنگا۔ جلووال۔ کرائی۔ ہمیرا

نمبر ۱۱ تارا گڑھ مراڑے وغیرہ

دس ہزار سے زائد مریضوں کو دوائیاں دی گئیں۔ انجکشن کئے گئے ڈریسنگ کی گئی ۱۲ بوری آٹا تقسیم کیا گیا۔ پانچ ہزار روٹیاں اور دو دیگ دال تیار کر کے پہنچائی گئی۔ مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے کپڑے کوٹ سوئٹر کمبل وغیرہ اور ۵۰ عدد کھیس اور شالیں کھانا کھانے اور پکانے کے برتن سیلاب زدگان کو تقسیم کئے گئے۔

اس کار خیر میں صدر انجمن احمدیہ۔ انجمن وقف جدید اور مرکزی ذیلی تنظیموں کے علاوہ احباب جماعت قادیان نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خاص طور پر مکرم مہتمم صاحب مقامی اور خدام نے اچھا تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ خیرا

کئی جاٹ زمیندار جو دھسی پر اجڑ کر آ بیٹھے تھے اتنے خوددار تھے کہ امدادی پارٹی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ ہمارے مناسب رنگ میں سمجھانے پر کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہمارا فرض اور آپ کا حق ہے تب یہ امداد قبول کی۔

جماعت کے نوجوانوں نے اس کار خیر میں اپنے سکوٹر اور بعضوں نے ٹرالی ٹرک استعمال کئے۔ اپنے کام کاج چھوڑ کر خدمت کے کام میں مصروف رہے خدا سب کو نیک جزا دے اور مصیبت زدہ لوگوں کی آبادکاری کے سامان فرمائے

ضیاء الحق پر ۸ کا سایہ

مکرم و محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے زیر عنوان ایک اقتباس اس نوٹ کے ساتھ بھجوایا ہے کہ ایک دوست نے علم ہندسہ کے مطابق ایک حساب نکالا ہے جو بعض اردو اور انگریزی اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ لہذا قارئین بدر کی ضیافت طبع کے لئے پیش خدمت ہے۔ (ایڈیٹر)

۸ کا صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی پیدائش زندگی اور موت سے عجیب و غریب تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل تاریخوں کو حساب رمل سے جوڑ کر ہر حال میں ۸ کا عدد حاصل ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۲ ۸/۲۴ = ۱۷ = ۸

(۲) تاریخ معزولی بھٹو ۵/۷/۷۷ = ۲۶ = ۸

(۳) تقرر بحیثیت صدر ۳ مارچ ۱۹۸۵ = ۲۶ = ۸

(۴) جنرل الیکشن ۱۶/۱۱/۸۸ = ۳۵ = ۸

(۵) تاریخ زوال طیارہ ۱۷ = ۸

(۶) ماہ زوال طیارہ۔ اگست = آٹھواں = ۸

(۷) سن زوال طیارہ ۱۹۸۸ء = ۲۶ = ۸

(۸) وقت موت = ۴-۴۰ = ۸

(۹) عمر ۶۴ = ۸۸۸ = ۸

(۱۰) راجدانی سے فاصلہ ۵۳ کلومیٹر = ۵۳ = ۸

(۱۱) انتشار اجزائے جسمانی ۷ سے ۸ کلومیٹر تک دائرہ میں = ۸

(۱۲) عرصہ دورہ مجاہدین افغانستان ۸ سال

(۱۳) کیبنٹ نے فیصلہ کیا ریڈیو پر خبر ۸ بجے رات دی جائے = ۸ (جبکہ انتقال ۴-۴۰ پر ہو چکا تھا)

۴۰-۴ = ۴-۴۰ = ۸

(۱۴) بمطابق تاریخ ہجری کچھ مقامات پر ۹-۱۲-۱۴۰۱ = ۱۷ = ۸

(۱۵) جنرل ضیاء الحق کی آخری خواہش (۸) پوری نہ ہو سکی ان کی خواہش تھی کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۴۳ ویں اجلاس کے موقع پر ایک تاریخی خطبہ میں اجلاس کی تاریخ ۲۷-۹-۱۹۸۸ = ۴۴ = ۸

(مصباح الظفر)

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ "موت قبل ثمانیہ" کہ وہ آٹھ سے قبل مرے گا فرمایا ایک دشمن کے متعلق یہ الہام ہے۔ نام اس دشمن کا یاد نہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۷)

چنانچہ ضیاء الحق آٹھویں مہینہ (اگست) کو پورا نہ کر سکا اور ۱۷ تاریخ کو ہلاک ہوا ۱+۷ = ۸ اس عدد کو بھی پورا نہ کر سکا۔ (یعنی شام چار پانچ بجے ہلاک ہوا)

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کیلئے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ربوہ

اپنے اعمال نظروں میں پھرنے لگے جب بھی سر کو جھکایا دعا کے لئے
اپنی بے مائیگی پہ ندامت ہوئی لفظ ملتے نہیں التجا کے لئے

وہ اگر بخش دے تو ہے اس کی عطا جانتی ہوں کہ میری حقیقت ہے کیا
کوئی دعویٰ کروں یہ نہیں حوصلہ کچھ عمل بھی تو ہو ادعا کے لئے

ذات سے ان کی ہم جب سے منسوب ہیں اہلِ دنیا کی نظروں میں مغضوب ہیں
پر ہمیں تو یہ کانٹے بھی محبوب ہیں ہم ہیں تیار ہر اک جفا کے لئے

پیار اُن کا ہی تو روحِ ایمان ہے، ان سے نسبت ہی تو اپنی پہچان ہے
یہ تعلّق نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں، ہم ہیں کوشاں اسی کی بقا کے لئے

یوں نہ تضحیک کی ہم پہ ڈالو نظر پالیا ہم نے کیا یہ تمہیں کیا خبر
ہم تو خوش ہیں ہمارا جہاد ہوا صبر کہ ہائے کرب و بلا کے لئے

زخم سینوں میں اپنے چھپائے ہوئے، مسکراہٹ لبوں پہ سجائے ہوئے
پیار کی جوت من میں جگائے ہوئے، جی رہے ہیں اسی کی رضا کیلئے

آزماتا ہے ان کو ہی وہ دوستو، جن کے جذبوں پہ محبوب کو ناز ہو
منتخب اُس نے ہم کو کیا ہے سنو، اپنی رہ کے کٹھن ابتلا کیلئے

یہ ادائیں غضب کس قدر کر گئیں، عشق کی شدّتیں اور بھی بڑھ گئیں
ناز دکھلا کے ان کا چرانا نظر، تازیانہ ہے شوقِ لقا کے لئے

ہجر کی تلخیاں کچھ سوا ہو گئیں، کلفتیں فرقتوں کی بلا ہو گئیں
جوت کتنی اُمیدوں کی بجھنے لگی لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کیلئے

وہ مجیب دعا آج بھی ہے مگر بات کیا ہے کہ آہیں ہوئیں بے اثر
کیا ہمارے یہ جذبے ہی صادق نہیں، ہاتھ اُٹھتے نہیں یا دعا کیلئے

ہم تو مجبور ہیں اور لاچار ہیں، کتنی پابندیوں میں گرفتار ہیں
وہ تو مختار ہے مالکِ کل بھی ہے، بات مشکل ہے کیا کبریا کیلئے

جاری ہے ←

آرزو خوش نصیبوں کی پوری ہوئی اُن کو مولیٰ نے توفیقِ پرواز دی
یاں شکستہ پری ابتلا بن گئی جذبہ ہائے خلوص و وفا کے لئے

جب وہ چاہے گا زنجیریں کٹ جائیں گی فاصلوں کی طنابیں سمٹ جائیں گی
کام میرے لئے غیر ممکن ہے جو سہل ہے میرے مشکل کشا کے لئے

جو مجسّم تھا رحمت فقط پیار تھا جو محبت کا اک بحرِ زخّار تھا
نام پر اس کے یاں ایسی باتیں ہوئیں دل تڑپ اٹھا اس دلربا کیلئے

میرے اپنے وطن کے یہ اہلِ قلم جن کو دعویٰ ہے رکھتے ہیں دنیا کا غم
ہو رہا ہے یہاں جو بھی کیا ہے وہ کم ان کے احساسِ دردآشنا کے لئے

سامنے اُن کے خونیں تماشے ہوئے، بے کفن کتنی بہنوں کے لاشے ہوئے
جن کے اسلاف سینہ سپر ہو گئے، سر سے نوچی گئی اک ردا کے لئے

نفرتوں کے الاؤ دہکتے رہے، ہر سمت شعلے لپکتے رہے
آگ میں فکر و احساس جلتے رہے کہ تھا اینڈھن بہت اس چتا کیلئے

امتحاں ٹھیک ہے آزمائش بجا، پھر بھی انسان کمزور ہے اے خدا
کچھ تسلّی تو دے، کوئی ڈھارس بندھا خاطرِ قلبِ لرزیدہ پا کے لئے

آنکھ نم، دل پریشاں، جگر سوختہ، منتظر ہیں ترے لطف کے ناکا
کب صبا لائے گی مژدہ جانفزا میری جاں اہلِ شہرِ وفا کے لئے

تبلیغ کا ایک عمدہ طریق اور قابلِ تقلید نمونہ!

جماعت کے ایک دوست نے متعلقہ ریلوے حکّام سے رابطہ قائم کر کے اور ضابطہ کی کارروائی کر کے اپنے شہر کے ریلوے سٹیشن پر اسلام اور احمدیت کی کتب وغیرہ جملہ معلومات پر مشتمل شو کیس بنوا کر لگوایا ہے کہ جنہیں یہ کتب اور یہ معلومات مطلوب ہوں، وہ اس دیئے ہوئے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ یہ تبلیغ اسلام و احمدیت کا ایک عمدہ اور قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور ہمیشہ اپنے افضال و اکرام سے نوازتا رہے۔
اس سے بہتوں کو قبولِ حق کی سعادت نصیب ہو۔ تا جلد دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو ـــــ ضرورت ہے کہ دیگر علاقوں اور جماعتوں کے احباب بھی تبلیغ کے اس طریق کو بلکہ اس سے اچھے اور مؤثر نئے طریق اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کے ہمزلف مکرم محمد اسلم صاحب عباسی (مین پور) کو گر جانے کے سبب سخت چوٹ آئی ہے علیگڈھ میں زیرِ علاج ہیں۔ موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار۔ ایڈیٹر بدر)

ع نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

بنگلہ دیش میں قیامت خیز سیلاب کے چشمدید حالات!

از مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر۔ سرجن۔ ابن مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مرحوم قادیان

بنگلہ دیش میں اگست ۸۸ء کے آخر و ستمبر کے پہلے دو ہفتوں میں جو سیلاب آیا، وہ بنگلہ دیش کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ بڑے بوڑھوں کا یہ خیال تھا کہ پچھلے اسّی نوّے سال میں ایسا سیلاب نہ دیکھا گیا اور نہ سنا گیا۔ خاکسار ۲۹ر اگست سے ۱۰ر ستمبر تک بنگلہ دیش (ڈھاکہ۔ میرپور پلبی) میں مقیم تھا۔ جو حالات خاکسار کے علم میں آئے، ان میں سے چیدہ چیدہ نکات محترم ایڈیٹر صاحب بدر کے ارشاد گرامی پر قلمبند کئے دیتا ہوں۔

بمبئی سے چلی ہماری پرواز ۲۹ر اگست کی صبح کو بنگلہ دیش کے آسمان پر پہنچی تو نیچے سوائے پانی کے ہر جگہ کچھ نظر نہ آرہا تھا۔ اکا دکا سبزہ کے جزیرہ نما ٹکڑے ابھرتے تھے۔ سمجھ نہیں آتا تھا کہ جہاز کہاں اترے گا۔ چونکہ جہاز کو اترنے کے لئے اجازت مل چکی تھی اور نیچے زمین پر ڈھاکہ کا ہی حصہ نظر آیا جو بغیر پانی کے تھا، جہاز ایئرپورٹ پر اتر گیا۔ جہاں سے ہم قیامگاہ واقع پلبی، میرپور ایریا پہنچے۔ ابھی آئے ہوئے دو روز بھی نہ گزرے تھے کہ وہاں مقیم برادران نے بتایا کہ ڈھاکہ شہر میں پانی داخل ہو چکا ہے۔ اور وہ سڑکیں جہاں سے ہم گزر کر پہنچے تھے پانی کے نیچے آچکی ہیں اور ان میں چھوٹی کشتیاں (ڈونگیاں) چل رہی ہیں۔ چند ہی گھنٹوں بعد بجلی فیل ہونا شروع ہوگئی کیونکہ پانی پاور ہاؤس میں داخل ہو چکا تھا۔ پانی کی سپلائی بھی بند ہوگئی کیونکہ پمپ بھی پانی کے نیچے آگئے۔ ٹیلیفون ایکسچینج زیر آب آنے سے ٹیلیفون رابطے بھی کٹ گئے۔ کسی کو کسی کی خبر نہیں تھی۔ نماز جمعہ مقامی طور پر ہم چند احمدیوں نے مل کر میرپور ہی میں پڑھی۔ سارے ملک سے لگاتار تباہ کن سیلاب کی خبریں آرہی تھیں۔ سڑکیں۔ ریلوے لائن اور بالآخر ایئرپورٹ بھی پانی کی نظر ہوگیا۔ اور خبر سنائی گئی کہ بنگلہ دیش کے مختلف اضلاع ایک دوسرے سے تو کٹ چکے ہیں مگر اب بنگلہ دیش بھی باقی دنیا سے کٹ گیا ہے۔ ۶۴ میں سے ۵۴ اضلاع پانی میں ڈوب چکے تھے۔ ڈھاکہ شہر بھی ۸۰ فیصد پانی میں ڈوب چکا تھا۔ یہاں تک کہ چھاؤنی اور پریذیڈنٹ کے گھر میں بھی پانی آچکا تھا۔ بعض سفارتخانے بھی زیر آب آگئے تھے۔ ہوا گرم اور مرطوب ہو چکی تھی۔ پسینے آتے تھے مگر سوکھنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ پینے کا پانی آلودہ ہو چکا تھا۔ کیونکہ پائپ لائن میں رخنہ پڑنے کا خدشہ تھا۔ تاہم جلانے کی گیس موجود تھی جس سے پانی ابالا جا سکتا تھا۔ اسی دوران بعض گھبرائے ہوئے احباب نے بتایا کہ پانی ہماری قیامگاہ (پلبی) کی سڑک کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور یہ عجیب بات تھی کہ وہاں احمدیوں کے تین گھر تھے جن سے چند گز کے فاصلہ پر سیلاب کا پانی آکر رک گیا۔ باوجود اس کے کہ آسمان بھی پانی برسا رہا تھا اور زمین بھی پانی پھینک رہی تھی۔ یہاں تک کہ جس راستے سے یہ گھر اپنا سودا سلف لاتے تھے وہ راہ بھی پانی سے بچ گئی۔ کسی نے بتایا کہ ابھی چند ماہ پہلے جماعت احمدیہ سے کینہ و دشمنی رکھنے والے اپنے ایک ملّا وزیر کے بل پر گلیوں، کوچوں میں احمدیوں کے گھروں کی نشاندہی کرتے پھرتے تھے کہ ایک دن ہلّا بول کر ان کو تباہ کر دیں گے انہی دنوں برہمن باڑیہ کی مسجد پر بھی انہوں نے قبضہ کیا اور بعض دوسری مساجد پر بھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا تھا کہ اس وزیر کو کچھ دیر بعد ہی اپنی پوسٹ سے کسی اور وجہ سے نکال دیا گیا تھا۔ اب ان کو سیلاب نے آگھیرا تھا۔ برہمن باڑیہ بھی بدترین سیلاب کی لپیٹ میں تھا۔ کیا امیر کیا غریب عام و خاص، عوام و صدر ملّا و غیر ملّا سب کی، سیلاب کی سختیوں سے چیخ و پکار ریڈیو اور ٹی۔وی پر دیکھنے سننے میں آئی۔ صدر صاحب بڑی محنت سے پانی میں سے گزر کر سیلاب سے گھرے لوگوں تک پہنچے اور متعدد بار خود بھی لوگوں کو بھی تاکیداً کہتے رہے کہ اب صرف خدا ہی ہمیں اس پانی سے بچا سکتا ہے اور حقیقت یہی تھی۔ مولویوں کو مسجد کرم میں مناجات اور دعاؤں کے لئے جمع کیا گیا۔ انہوں نے بہت گریہ و زاری کے ساتھ دعائیں کیں۔ جو مغرب کے بعد ٹی وی پر دکھایا جاتا رہا۔ اس میں انہوں نے بآواز بلند بنگلہ زبان میں اعتراف کیا۔ خدایا ہم گناہ گار ہیں۔ ہم نے گناہ کئے۔ ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ ہم پر کرم فرما۔ اپنا پانی واپس لے لے۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو ہمیں کوئی بچا نہیں سکتا۔ (انہوں نے اشارہ نہیں کیا کہ کونسے گناہ ان کی نظر میں تھے جن کا اعتراف کیا جا رہا تھا) تاہم گریہ و زاری اور بے چارگی کا یہ عالم تھا کہ سب دل پگھل چکے تھے اور آنکھیں نم تھیں اور لگتا تھا کہ اللہ رحم کرے گا۔ اور ہوا بھی ایسا ہی۔ کہ اس گریہ و زاری کے پہلے ہی دن سے پانی نے کم ہونے کے آثار دکھائے۔ اور رفتہ رفتہ ایک ہفتہ میں پانی گھٹنے لگا اور دنیا کے چاروں کونوں سے ریلیف اور مدد کا ایک اور سیلاب امڈ آیا اس ضمن میں بنگلہ دیش کے غریب مسلم عوام کے حوصلے جرأت اور قوت برداشت کی تعریف کئے بغیر کوئی بھی غیر ملکی نامہ نگار نہ رہ سکا۔ پانی میں گھرے ہیں، کمر تک پانی میں ڈوبے ہیں مگر چہرے پر مسکراہٹ ہے جو کم ڈوبا ہے وہ زیادہ ڈوبے کی مدد کو بھاگ رہا ہے۔ انسانیت سے بھرے منظر تھے۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سیلاب کے عذاب کو جلد ہٹا لیا اور اتنے بڑے سیلاب ہونے کے باوجود بھی جانی نقصانات پنجاب کے حالیہ سیلاب سے کم ہوئے۔ شہر ڈھاکہ میں جلد پانی کم ہوا اور آمد و رفت شروع ہوئی۔ نماز جمعہ کے لئے ڈھاکہ انجمن میں مسجد احمدیہ پہنچے۔ ان سارے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس ایریا کو سیلاب کے ہر طرح کے اثر سے بچائے رکھا تھا۔ سارے بنگلہ دیش میں اربوں روپوں کا نقصان ہوا تھا جس کی بغیر غیر ملکی امداد کے تلافی نہ ہو سکتی تھی۔ جماعت کے احمدیوں کا بھی جزوی طور پر (ایک اندازہ کے مطابق دس لاکھ ٹاکا) مالی نقصان سارے ملک میں ہوا جو طبعی ہے۔ مگر اس کثیر مقدار میں جماعت کے وسائل ساتھ تھے کہ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے خطبہ میں بے گھر ہوئے احمدیوں کے لئے جماعت کے خرچ پر خدام کے وقار عمل کے ذریعہ سستے مکان بنوا کر دینے کا وعدہ کیا۔ تاکہ یہ گھر باقی بنگلہ دیش بھائیوں کے لئے مثال ہوں اور احمدی انجینئر انہیں ایسے گھر بنوا کر دیں کہ آئندہ سیلاب سے کم تر متاثر ہوں اور بفضل اللہ کشتی نوح ثابت ہوں۔

عجیب بات ہے کہ یہ سیلاب ایسا بھیانک تھا کہ بنگلہ دیش کے اخباروں نے مثلاً بنگلہ دیشی آبزرور نے اپنے ایڈیٹوریل میں اس کو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کے سیلاب سے تشبیہ دی۔ اس سیلاب سے پہلے بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی مباہلہ کے چیلنج کی کاپیاں تقسیم کئے کچھ ہی دن ہوئے تھے اور اس مامور من اللہ کو ایک صدی بھی نہ گزرتی تھی کہ جس نے کہا تھا کہ " نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔"

اس سیلاب کے تباہ کن حالات کی تفاصیل تو مزید احسن رنگ میں بنگلہ دیش کے کوئی عزیز دوست ہی آپ کی خدمت میں لکھیں گے۔ مگر یہ لکھے بغیر میں نہیں رہ سکتا کہ خاکسار ۹ر ستمبر ۸۸ء کو ڈھاکہ سے براستہ کلکتہ ۱۲ر ستمبر کو امرتسر اور پھر قادیان پہنچا کہ اگلے روز بعد ہی ایسی بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا جس نے پنجاب (ہند و پاک دونوں کے پنجاب) میں اور جموں کشمیر و ہماچل کے ایریا میں ایسا سیلاب اور تباہی برپا کر دی کہ جس کی مثال ریڈیو کے مطابق گزشتہ تیس سال میں نہیں ملتی۔ یہ ایک اور جگہ نوح کا زمانہ تھا جو ہند کی آنکھوں نے دیکھا اور خود بندہ احمدیہ محلہ میں مقیم تھا جو بلاشک کشتی نوح بنا ہوا تھا۔ ربوہ کی خبریں بعد میں ملیں گی جو انشاء اللہ اپنی مثال آپ ہوں گی۔

ایسے اتفاق جب ہر روز پیش آئیں جو مسلسل ایک ہی جماعت یا ایک ہی جماعت کے بندوں کی ہمیشہ جانبداری کرتے ہوں تو وہ معجزہ اللہ نہیں تو اور کیا ہیں ...؟

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کا معجزانہ تصرف یہ ہے کہ بنگلہ دیش، آسام، جموں کشمیر، پنجاب، ہریانہ اور پاکستان میں جو قیامت خیز سیلاب، جو مباہلے کے چیلنج ۱۰/۶ ۸۸ء کے تین ماہ بعد آئے، ان سب میں ہر مقام پر اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو معجزانہ طور پر بچایا ہے۔ عقلمندوں کے لئے اس میں بڑا سبق ہے اور یہ اشارہ ہے کہ ع نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار ؎

آندھرا پردیش میں ہماری تبلیغی سرگرمیاں

انگریزی اخبار "نیوز ٹائم" میں تحریری مباحثہ

حیدرآباد کے کثیر الاشاعت اخبار نیوز ٹائم جس کو پورے آندھرا پردیش میں ہزاروں افراد پڑھتے ہیں۔ اِس اخبار میں جناب ڈاکٹر دیا دیاس صاحب آئی اے ایس کا مضمون شائع ہوا کہ جہاں مجھو بھشیہ پران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ وہ کشمیر آئے جس پر جماعت کی طرف سے وضاحت کی گئی اور اس طرح تحریری مباحثہ شروع ہوگیا۔ ازدیاد ایمان کے لئے قارئین کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے جوابات جو نیوز ٹائم میں شائع ہوئے پیش ہیں :-

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی

جناب ویدویاس صاحب نے اخبار نیوز ٹائم مورخہ ۵ر جولائی ۸۸ء میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں وفات پا گئے۔ اور بی۔ کے۔ نیر مولا راؤ نے یہ لکھا کہ قرآن مجید یہ نہیں فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں وفات پا گئے حالانکہ قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (المؤمنون آیت ۵۱)

اس سے واضح ہے کہ قرآن مجید میں معین طور پر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر میں مدفون ہونے کا ذکر تو نہیں ہے لیکن جو تفصیل قرآن مجید نے دی ہے اس سے استنباط کیا جاسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پناہ کی جگہ کشمیر ہے۔ تاریخی شہادت اس نظریہ کی تائید کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں وفات پا گئے۔ مثلاً دیکھو "مسیح ہندوستان میں" از تصنیف لطیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام۔ شائع کردہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان - ۱۴۳۵۱۶

حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں

(حمید الدین شمس حیدرآباد نیوز ٹائم ۱۸ر اگست ۸۸ء)

جناب حمید الدین شمس صاحب نے اپنے خط (نیوز ٹائم ۱۸ر اگست ۸۸ء) میں یہ بیان کیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ نے کشمیر میں پناہ لی تھی اور ایں۔ کے۔ شیروانی صاحب نے اپنے خط (نیوز ٹائم ۲۲ر اگست ۸۸ء) میں اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ قرآن کریم کی آیتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے پاس اُٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ حالانکہ توفی کا لفظ جو قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے اس کے معنی وفات کے ہیں۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن مجید یہ نہیں کہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اُٹھائے گئے تھے بلکہ یہ کہتا ہے کہ خدا کی طرف اُٹھائے گئے تھے۔ اس سے واضح ہے کہ یہ اُٹھایا جانا روحانی ہے نہ کہ جسمانی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی معین جگہ مقرر نہیں ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آیات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رفع کا لفظ روحانی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔

(سورۃ مریم آیات ۵۷، ۵۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں کشمیر تشریف لے گئے یہ اس طرح سمجھ میں آسکتا ہے کہ اسرائیل کے بعض قبائل کشمیر میں تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ "میری اور بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانے کی نہیں مجھے اُن کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔"

(یوحنا ۱۰:۱۶)

مشہور مورخ فدا حسین صاحب (ڈائرکٹر آف آثار قدیمہ کشمیر) نے اپنی کتاب "فغفور گومیل" میں اس نظریہ کی تائید کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے (سیاست ۱۱ر

جولائی ۸۸ء)۔

واصف احمد انصاری۔ حیدرآباد (نیوز ٹائم ۱۳ر اگست ۸۸ء)

انکشاف

یہ خط مسٹر نرملا راؤ کے خط (۲۵ر اگست ۸۸ء) کے جواب میں ہے جو انہوں نے میرے خط کے جواب (۱۸ر اگست ۸۸ء) میں لکھا تھا۔ میں نے اپنے خط میں قرآنِ مجید کی اس آیت کا تذکرہ کیا تھا۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (المؤمنون آیت ۳۳)

قرآن مجید نے اٰوی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جو معنی خیز ہے اس میں مصیبت کے بعد پناہ پانے کا مفہوم ہے۔ مولانا شیر علی صاحب اور یکتائی صاحب دونوں نے اپنے ترجمہ قرآن میں رفیوج (REFUGE) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ لہٰذا اس آیت کو صلیب کے واقعہ کے بعد چسپاں کرنا مناسب ہے۔

نرملا راؤ صاحب نے یہ بحث کی ہے کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے مقام کا ذکر ہے۔ کیونکہ اُن کی والدہ کا بھی ذکر ہے۔ اور مامور بننے کے بعد حضرت عیسیٰؑ اپنی والدہ کے ساتھ نہیں تھے۔ ہمارا یہ نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد بھی اپنی والدہ کے ساتھ تھے۔ قرآنِ مجید حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں فرماتا ہے کہ

وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا -

(سورۃ مریم آیت ۳۲، ۳۳)

احمدیہ مسلم فرقہ کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں فوت ہوئے وہ بچ گئے اور انہوں نے کشمیر کا سفر کیا تاکہ وہ اپنا پیغام گمشدہ دس قبائل اسرائیل تک پہنچا سکیں۔ انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی (حدیث کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰) وہ طبعی طور پر وفات پائے اور سری نگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ قرآن مجید میں جو رفع کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ آپ کے روحانی درجہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور جسم عنصری سے آسمان پر جانا مراد نہیں ہے۔ کنز العمال جو احادیث کی ایک جامع کتاب ہے اس کے جلد دوم صفحہ ۳۴ پر ابوہریرہ سے یہ حدیث مروی ہے "اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی ہے کہ اے عیسیٰ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہو جائیں۔ (یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف جاؤ) تاکہ کوئی آپ کو پہچان کر تکلیف نہ دیں۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں ظہور کی پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اُنہوں نے الہامات کی بناء پر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا۔

یاد رہے کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ ایلیا جو وفات پا چکے تھے وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے تشریف لائیں گے۔ کیونکہ یہ پیشگوئی تھی کہ وہ دوبارہ آئیں گے۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت یوحنا تشریف لائے جو ان صفات کے حامل تھے۔ یہودیوں نے اس تعبیر کو قبول نہیں کیا لیکن عیسائیوں نے قبول کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی بھی اس طرح کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسیحوں کے علیحدہ علیحدہ حلیے بیان فرمائے (بخاری کتاب الانبیاء) اور یہ بھی بیان فرمایا جو آخری زمانے میں آئیں گے وہ اُمت مسلمہ میں سے ہی ہوں گے اور وہ اپنے زمانہ کے امام ہونگے (بخاری) اللہ تعالیٰ دُنیا کو توفیق بخشے کہ وہ اس زمانے کے مصلح کو قبول کرے۔

(حمید الدین شمس حیدرآباد نیوز ٹائم ۳۱/۸/۸۸)

قادیانی مسلمان ہیں

وقار احمد صاحب نے اپنے خط (۲۷ر اگست ۸۸ء) میں بیان کیا ہے کہ قادیانی (جس سے اُن کی مراد احمدیہ مسلم ہیں) غیر مسلم ہیں۔ یہ بات غلط ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ "مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

یعنی جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے

دائرے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔ جس کے لئے اللہ اور اُس کے رسول کی امان ہے۔ پس اللہ کی امان کے متعلق عہد کو مت توڑو۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے یہ فرمایا کہ "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کی انتہا معلوم نہیں ہو سکتی اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اِس کے دِل کے راز سے واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔۔۔۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اِس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اُس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵)

حال میں حضرت مرزا طاہر احمد موجودہ امام جماعت احمدیہ نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ (یعنی خدا کی لعنت جھوٹوں پر ہونے کے لئے دُعا کرنا) ان معاندین کو جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہم ہمارے دعووں میں جھوٹے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں ہفت روزہ "بدر" مورخہ ۷ ر جولائی ۱۹۸۸ء از قادیان پنجاب۔ صالح محمد الدین

"خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے"

نیوز ٹائم میں کئی خطوط حضرت عیسٰی علیہ السلام کے تعلق سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان خطوط سے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے عقائد سے بخوبی واقفیت ہوتی ہے۔

تمام مسلمان اِس بات پر متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں۔ قرآن مجید واضح طور پر فرماتا ہے۔

"قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد" (سورۃ اخلاص)

"انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد"

(النساء آیت ۱۷۲)

لہذا بائبل میں جہاں جہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اسے استعارہ کے طور پر سمجھنا چاہیئے۔ اِس سے مراد اُن کا بلند روحانی مقام اور اللہ تعالیٰ کا قرب ہے۔ جیسا کہ M.A.J.C KAVARI نے نیوز ٹائم (مورخہ ۱۳ر ستمبر ۸۸ء) کو لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے صلیب کے واقعہ کے متعلق مسلمانوں میں اختلاف ہے احمدیہ مسلم فرقہ کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسٰیؑ کو صلیب پر لٹکایا گیا لیکن انہوں نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً ۝

(النساء آیت ۱۵۸)

مندرجہ ذیل دوئل اِس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام صلیب پر وفات نہیں پائے۔

بائبل کی رُو سے جو صلیب پر مرتا ہے وہ لعنتی ہے (استثناء ۲۱: ۲۳) چونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کے محبوب تھے لہذا یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ صلیب پر وفات پائے ہوں۔ صلیب پر لٹکائے جانے سے پہلے کی رات انہوں نے دُعا کی تھی کہ یہ موت کا پیالہ ٹل جائے۔ (مرقس ۱۴- ۳۶ متی ۲۶- ۳۹- لوقا ۲۲- ۴۲) اور آپ کی دُعا قبول کی گئی (HEB ۵- ۷) حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جیسے حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں زندہ گئے تھے اور زندہ واپس نکلے (متی ۱۲- ۴۰) اسی طرح وہ بھی زمین میں تین دن رہ کر زندہ نکلیں گے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ وہ فلسطین کے اسرائیلیوں کو پیغام پہنچانے کے بعد وہ گمشدہ دس اسرائیلی قبیلوں کی تلاش کریں گے اور اُن کو اپنے آقا سے ملائیں گے۔ (یوحنا ۱۰- ۱۶)

یہودیوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ گمشدہ اسرائیل کے قبائل مختلف ملکوں میں پھیل گئے ہیں۔ (یوحنا $\frac{۳۴}{۳۵}$ - ۷)

حضرت عیسٰی علیہ السلام صلیب پر کوئی تین گھنٹے رہے۔ (یوحنا ۱۴- ۹)

عام طور پر لوگ اِس سے بہت زیادہ دیر کے بعد صلیب پر اپنی جان دیتے تھے۔ صلیب سے اُتارے جانے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پہلو کو چھیدا گیا تو خون اور پانی بہہ نکلا جو کہ زندگی کی قوی علامت ہے۔ (یوحنا ۱۹- ۳۴) سپاہیوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پاؤں کو نہیں توڑا دوسرے دو مجرم جو آپ کے ساتھ صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُن کے پاؤں کو توڑا گیا۔ (یوحنا ۱۹- ۳۲- ۳۳) حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دوسرے دو مجرموں کے ساتھ دفن نہیں کیا گیا بلکہ علیحدہ آپ کو تہہ خانے میں باغ کے اندر خانگی جگہ میں رکھا گیا۔ (مرقس ۱۶- ۴۶- ۱۵) یہودیوں کو خود اِس بات کا یقین نہیں تھا کہ حضرت عیسٰیؑ وفات پا چکے ہیں۔ وہ پیلاطوس (PILATUS) کے پاس آئے اور اُن سے اِستدعا کی کہ پاؤں توڑے جائیں (یوحنا ۱۹- ۳۱)

ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت عیسٰیؑ کو صلیبی موت سے بچا لیا۔

(حمید الدین شمس حیدر آباد۔ نیوز ٹائم ۷ ستمبر ۸۸ء)

"مظالم یا حقوق"

یہ منافقت اور انصاف کا خون ہو گا اگر ان مظالم اور حقوق انسانی کی واضح حق تلفی کا ذکر نہ کیا جائے جو کہ ضیاء الحق صاحب کے ماتحت کئے جاتے رہے۔ بعض اقلیتوں کو اُن کی نام نہاد اسلامی حکومت میں نقصان پہنچا۔ اپنی کرسی کو سلامت رکھنے کے لئے انہوں نے نہ صرف بہیمانہ ملٹری مشنری کو استعمال کیا بلکہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے بہانہ سے ملاؤں کو ہر قسم کا سنگین جُرم کرنے کے لئے کھلی چھٹی دے دی تھی۔ احمدیہ مسلمانوں (جن کی تعداد پاکستان میں ۵۰ لاکھ ہے) کو مسلسل تکالیف دی گئیں۔ جیلوں میں ڈالا گیا قاتلانہ حملے کئے گئے۔ اُن کی جائیدادوں کو غصب کیا گیا۔ اُن کے قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی مسجد کو تباہ کیا گیا۔ لٹریچر کی اشاعت روکی گئی۔ ادارائن کے پریس کو بند کیا گیا۔ احمدیہ فرقہ کے لوگ اذان نہیں دے سکتے اور نہ لاؤڈ اسپیکر مذہبی کاموں کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ جنرل ضیاء نے احمدیوں کو تکلیفیں دینا اپنا مذہبی فرض سمجھا۔ U.N.O کے حقوق انسانی کی کمیٹی نے ضیاء ڈکٹیٹر شپ کو انسانی تکلیف دینے میں بدترین حکومتوں میں شمار کیا۔ حالیہ خبر کے مطابق حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب نے جنرل ضیاء اور پاکستان اور دوسرے ممالک کے ملاؤں کو جو مسلسل جماعت احمدیہ کا تعاقب کرتے رہے ایک روحانی مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جسکے نتیجہ میں غیر معمولی طور پر جنرل ضیاء کی ہلاکت ہوئی۔ یہ امر لوگوں کی آنکھوں کو کھولنے کا موجب بننا چاہیئے اور پاکستان کی نئی حکومت کو چاہیئے کہ وہ مظالم اور جرائم کا سد باب کرے جو سابقہ ڈکٹیٹر کے ماتحت ہوئے تھے۔

(ڈاکٹر) سید جعفر علی حیدر آباد۔ نیوز ٹائم ۸ ستمبر ۸۸ء)

اس مباحثہ کے بعد بڑے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک مضمون نگار مکرم وقار احمد صاحب جرنلسٹ کو جب مباہلہ کے چیلنج کا کتابچہ بھجوایا گیا تو آپ نے اپنے خط میں اور بذریعہ ٹیلی فون مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کو اطلاع دی کہ میں اپنے مضمون پر معذرت خواہ ہوں اور نیوز ٹائم کے ایڈیٹر کو میں نے لکھدیا ہے کہ وہ میرا دوسرا مضمون جو احمدیت کے خلاف اشاعت کے لئے روانہ کیا ہے شائع نہ کرے۔ اور مزید معلومات کے لئے خواہش کی۔ اللہ تعالیٰ اِس سے بھی زیادہ بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

اس تحریری مباحثہ کی اشاعت اور تیاری کے لئے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش اور مکرم واصف احمد صاحب انصاری نائب قائد علاقائی آندھرا پردیش نے خصوصی تعاون فرمایا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں افراد تک بطریق احسن احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر) صالح محمد الہ دین

صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد

مندرجہ بالا مضامین میں استعمال ہونے والی قرآن مجید کی آیات کے ترجمے از تفسیر صغیر :-

(۱) :- اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھیرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔ (المؤمنون آیت ۵۱)

(۲) :- اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت وجود بنایا ہے۔ اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔ (مریم آیت ۳۲، ۳۳)

(۳) :- (ہم ہر زمانہ کے مسلمان کو حکم دیتے ہیں کہ) تو (دوسرے لوگوں سے) کہتا چلا جا کہ (اصل) بات یہ ہے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ (ہستی) ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ اور (اس کی صفات میں) اس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔ (سورۃ الاخلاص)

(۴) :- اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ (اس بات سے) پاک ہے کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ (النساء آیت ۱۷۲)

(۵) :- اور ان کے (یہ بات) کہنے کے سبب سے کہ اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے یقیناً قتل کر دیا ہے (یہ سزا ان کو ملی ہے) حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ انہوں نے صلیب پر لٹکا کر مارا بلکہ وہ ان کے لئے (مصلوب کے) مشابہ بنا دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس (یعنی مسیح کے صلیب سے زندہ اتارے جانے) میں اختلاف کیا ہے وہ یقیناً اس (کے زندہ اتارے جانے کی وجہ) سے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ انہیں اس کے متعلق کوئی بھی (یقینی) علم نہیں ہے۔ ہاں (صرف ایک) وہم کی پیروی (کر رہے ہیں) اور انہوں نے اس (واقعہ کی اصلیت) کو پوری طرح نہیں سمجھا (اور جو سمجھا ہے غلط سمجھا ہے۔)
(مریم آیت ۱۵۸)

❀

کرائے کا قاتل

حسنین مہدی سعید

کرائے کا قاتل!
بڑا پارسا تھا
اپنی سفاک طینت پہ ......
تقدیس کا اک لبادہ چڑھائے
اپنی شاطر نگاہوں میں ......
خوف خدا کی نمائش لگائے
اپنے ہر بول میں ......
آسمانی کتابوں کے روشن حوالے سجائے
مدتوں قتل در قتل .....
مسند دین و دنیا پہ قابض رہا وہ
٥
وہ کہ داعی تھا علم الیقیں کا
پیرو عہدہ خلافوں کے دیں کا
ایک بے فیض طاقت کی امداد کے آسرے پر
بھیک کے ٹھیکرے پر
طاول عمری کا خیمہ نصب کر کے برسوں جیا وہ
اور پھر اُنہو بھیانک چتا میں جلا وہ
جو اسی کے کرائے کے قاتل قبیلے کے پوت تو آپ جلائی (جو خود آگ میں جل رہے تھے)
٥
اب یہ تاریخ جانے
پیشہ ور قاتلوں کی طرح
اس کو قاتل لکھے ......
یا شہید رہِ حق بنا دے!
راکھ کچھ ہڈیاں اور تیغ
مرمریں مقبرے میں سجا دے!
اک سیہ دور کو عہد زریں لکھے
شیر بکری کو اک گھاٹ پانی پلا دے!!
آنے والے زمانوں کی تحقیق کو
تخمصے میں پھنسا دے!
بے ضمیروں کو پیرایہ ورزش نوازے!
اور نوک قلم سے ......
مسیح کے سینے کو پیمانی کرا دے!!!
کرائے کا قاتل بڑا پارسا تھا۔
٥
(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن۔ ۱۶؍ستمبر ۱۹۸۸ء)

مباہلہ کا چیلنج ضیاء الحق کی ہلاکت قہری تجلی کا نشان!

تو ضیا کے حادثہ کا کچھ سناتا ہوں میں حال + کچھ کہے کوئی مگر یہ اپنا اپنا ہے خیال
جانتا تھا اب اُسے ہونا ہے یوں ذلیل و خوار + اب مقدر بن چکی ہے اس پہ یہ لعنت کی مار
اُس نے سوچا یوں بھی مرنا ہے تو مٹ جائے گا نام + کیوں نہ مر کر بھی کرے حاصل وہ پیر و مقام
اُس نے آخر سوچ کر ہی یہ بنائی تھی سکیم + کیوں نہ مر جائے وہ لیکر ساتھ جرنیلوں کی ٹیم
حق و باطل کھل گیا تو یہ ہوا ظاہر نشاں + مر گیا وہ جس کے مرنے کا ابھی نہ تھا گماں
اُس کو سمجھایا مبشر پر نہ سمجھا بد گماں
تب دیا قہری تجلی کا خدا نے یہ نشاں

ہے اگر تخریب کاری تو بھی ممکن ہے ضرور + یا ہے تخریب کاری میں خدا کا ہی ظہور
گو مباہلہ کا یہ چیلنج بائیڈر دعی بم نہ تھا + پر حقیقت ہے کہ ایٹم بم سے بھی کچھ کم نہ تھا
اک طیارہ کیا پھٹا چھوٹ کر ہوا جل کر تباہ + آگ کے شعلے اٹھے اس میں سے بولی اللہ پناہ
ایک فرعون تو ہوا تھا بحر کے دن ہی غرق آب + ایک فرعون تو ایسے بدھ کے دن جل کر ہوا کباب
اک بکس دفنا دیا پھر بھی ضیا کے نام کا + بس یہی اک کام لعنت نے کیا ہے کام کا
یہ غنیمت ہے کہ پھر بھی بن گیا کچھ تو نشاں + ورنہ لاشوں کا وہاں پر تھا نہ کوئی نام و نشاں
مسجد فیصل میں اب اس کا بنایا ہے مزار + اک طرف اللہ کا گھر ہے اک طرف لعنت کی مار
شہید اعظم مرد مومن کے ملے ہیں جو خطاب + حشر کے دن ان خطابوں کا بھی دینا ہے حساب
یہ خدائی فیصلہ ہے جو ہوا اس کا انجام + وقت ہے توبہ و استغفار سے لو اب بھی کام
معجزہ (۳) کو کہو یا کہ صداقت کا نشاں
شکر سے لبریز ہے یا رب مبشر کی زباں

خاکسار محمود احمد مبشر درویش قادیان ۲۰/۸/۸۸

درخواست دعا

مکرم بشیر الٰہی خادم صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم شوات صاحب پراچہ برمنی سے اپنے نادرہ بار میں ترقی کے لئے اپنے بچوں کے نیک خادم دین بننے کے لئے اپنی بیوی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے ۵۰ روپے اعانت بدر کے لئے بھی بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ (ادارہ)

جعلی شہید ختم نبوت اسلم قریشی

سے منسوب منتقمانہ قتل و غارت گری میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جانے والے

افراد جماعت احمدیہ کے اسماء گرامی

تاریخ	مقام قتل	اسماء گرامی
۸؍ستمبر ۱۹۸۳ء	اوکاڑہ	۱۔ شیخ ناصر احمد صاحب
۱۰؍اپریل ۱۹۸۴ء	محراب پور (سندھ)	۲۔ چودھری عبدالحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ
یکم؍مئی ۱۹۸۴ء	سکھر	۳۔ قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ
۱۵؍جون ۱۹۸۴ء	فیصل آباد	۴۔ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب
۱۵؍مارچ ۱۹۸۵ء	سکھر	۵۔ ڈاکٹر انعام الرحمٰن صاحب
۷؍اپریل ۱۹۸۵ء		۶۔ چودھری عبدالرزاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ (سندھ)
۹؍جون ۱۹۸۵ء	حیدرآباد (سندھ)	۷۔ ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب
۲۶؍جولائی ۱۹۸۵ء	پنوں عاقل (سکھر)	۸۔ چودھری محمود احمد صاحب
۱۱؍مئی ۱۹۸۶ء	سکھر	۹۔ سید قمر الحق صاحب
۱۱؍مئی ۱۹۸۶ء	سکھر	۱۰۔ خالد سلیمان صاحب
جون ۱۹۸۶ء	مردان	۱۱۔ محترمہ رخسانہ اہلیہ طارق صاحب
۹؍جولائی ۱۹۸۶ء	حیدرآباد	۱۲۔ بابو عبدالغفار صاحب
فروری ۱۹۸۷ء	سوہاوہ ضلع جہلم	۱۳۔ ظہیر احمد صاحب

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن۔ ۱۶؍ستمبر ۱۹۸۸ء)

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کی میعاد میں تبدیلی

اور

بجٹ لازمی چندہ جات میں نمایاں اضافہ

جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اور احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے طریق پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مقررہ مالی سال بھی یکم مئی تا آخر اپریل کی بجائے یکم جولائی تا ۳۰ جون مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور سال رواں سے اس تبدیلی کو لاگو کرنے کے لئے سال گزشتہ ۸۸-۱۹۸۷ء کو یکم اپریل تا ۳۰ جون (یعنی ۱۲ کی بجائے ۱۴ ماہ) کا شمار کرتے ہوئے اس امر کی تاکید فرمائی ہے کہ کسی بھی جماعت کا کھاتہ سال ۸۸-۱۹۸۷ء اس وقت تک بند نہ کیا جائے جب تک کہ وہ گزشتہ چودہ مہینوں کا اپنا بجٹ لازمی چندہ جات صد فی صد پورا نہ کر دے۔ اس کے ساتھ حضور پر نور نے نئے مالی سال ۸۹-۱۹۸۸ء کے بجٹ لازمی چندہ جات میں سال گزشتہ کی نسبت بحیثیت مجموعی تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ کا اضافہ بھی منظور فرمایا ہے۔ جو ہم سے اپنی مخلصانہ مالی قربانیوں کے معیار کو مزید بلند اور بہتر بنانے کا تقاضا کرتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ابھی سے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ گزشتہ اور موجودہ مالی سال کا حقائقی ریکارڈ اس تبدیلی کو سامنے رکھ کر مکمل کریں اور حتی الامکان کوشش کریں کہ حضور پر نور کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں جہاں ان کے گزشتہ مالی سال کے چودہ مہینوں کا بجٹ صد فی صد پورا ہو وہاں سال رواں کے اضافہ شدہ بجٹ میں بھی حضور پر نور کی توقعات سے بڑھ کر وصولی ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ :- سیکرٹریان مال کو اس امر سے بذریعہ سرکلر لیٹر بھی آگاہ کیا جا رہا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے تحریر ہے کہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب آف کوٹ احمدیاں ضلع بدین۔ سندھ (پاکستان) ۲۲ ستمبر کو اپنے گاؤں میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چوہدری صاحب مکرم محترم برادرم مغفور احمد صاحب منیب امیر و مبلغ انچارج جاپان کے والد گرامی تھے۔ مرحوم موصی تھے لیکن شدید گرمی کی بناء پر ان کا جنازہ فوری طور پر ربوہ نہیں لے جایا جا سکا۔ مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔

مرحوم بہت ہی پاکباز اور دعاگو بزرگ تھے۔ مجھے ۱۹۸۰ء میں آپ سے پہلی اور آخری بار کوٹ احمدیاں میں ان سے ملاقات کا موقع ملا۔ ان کی نیکی اور تقویٰ کا دل پر خاص اثر ہے۔ وہ مبلغین اور واقفین زندگی سے جس محبت اور احترام سے ملتے تھے اس کی یاد آج تک دل میں موجود ہے۔ بہت سادہ اور بے نفس اور بے ضرر وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے نیز صبر جمیل کی طاقت و توفیق سے نوازے۔ آمین۔ احباب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

عطاء المجیب راشد

امام مسجد فضل۔ لندن

احباب جماعت خصوصی توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت مدرسہ احمدیہ میں مبلغ بنانے کے لئے طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے صدر انجمن احمدیہ اپنے وسائل کے مطابق اپنے بجٹ سے وظائف ادا کرتی ہے مدرسہ احمدیہ کا کورس ۷ سال کا ہے۔ مگر صدر انجمن احمدیہ کے وسائل ایک حد تک محدود ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے اس میں مزید وسعت کی غرض سے "وظائف مدرسہ احمدیہ کی مد مشروط" منظور کی ہے جس میں احباب جماعت کی طرف سے رقوم جمع ہو کر وظیفہ ادا کیا جاتا ہے اور بعض احباب کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ ایک طالب علم یا دو چار طلباء کے وظیفہ کا خرچ ادا کرتے ہیں۔ اس وقت ایک طالب علم کو -/۱۹۰ روپیہ ماہوار وظیفہ ادا کیا جاتا ہے۔ اگر چھ ماہ کی گندم کی سہولت کو بھی شامل کر لیا جائے تو وظیفہ -/۲۰۷ روپیہ ماہوار بن جاتا ہے۔

اس وقت اس مشروط امانت کی پوزیشن -/۱۷۰۰ روپے (-) چل رہی ہے جس کی وجہ سے وظائف ادا کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ "وظائف مدرسہ احمدیہ مشروط" میں دل کھول کر چندہ بھجوائیں۔ اور جو احباب ایک یا دو طلباء کا سالانہ خرچ برداشت کر سکتے ہیں وہ اس کے مطابق رقم دفتر محاسب کو بھجوا دیں اور اس کی اطلاع نظارت ہذا کو بھی دیں۔

بصورت دیگر حسب توفیق جو بھی ہو سکے اس کے مطابق رقم دفتر محاسب کو بھجوا دیں۔ اور نوٹ دیں کہ یہ رقم وظائف مدرسہ احمدیہ مشروط میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم قادیان

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب بھوبنیشور سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں کہ :-

"میرا بڑا لڑکا قمر الحق آج کل دہلی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ JAWAHARLAL NEHRU UNI. میں SOVIET STUDIES. پر اپنا M. PHIL. مکمل کر کے Ph.D میں داخلہ لیا ہے۔ اور ساتھ ہی I.A.S کے COMPETITIVE EXAMS. بھی دے رہا ہے اس سال کے PRELEMINARY. امتحان میں وہ خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ اور MAIN امتحان نومبر ۱۹۸۸ء میں ہوگا۔ اس لئے اس کے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے"

ولادت

عزیزم مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب فاضل تیماپوری مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷-۹-۸۸ کو ایک لڑکے کے بعد پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "صبیحہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سید خلیل احمد صاحب عجب شیر تیماپوری کی پوتی اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نگنگی درویش کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کی لمبی زندگی دے اور والدین و تمام اہل خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد کریم الدین شاہد

مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستہائے دعا

○ — خاکسار تقریباً ایک ہفتہ سے "APENDIC SID" کی بیماری میں مبتلا ہے ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق علاج و معالجہ جاری ہے مگر ابھی تکلیف ویسی ہی ہے۔ عاجز انہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(نذرالاسلام مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رانچی ربہار)

○ — مکرم مولوی نذرالاسلام صاحب مبلغ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ مکرم منصوری صاحب آف رودزان گذشتہ کچھ دنوں سے دماغی پریشانی اور سر درد کے عوارض میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو کامل صحت و درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ نیز ان کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دور فرمائے آمین (ادارہ)

مکرم سید نذیر احمد صاحب سابق مبلغ سونگھڑہ سے لکھتے ہیں کہ

○ — عاجز کے ماموں سید احمد رضی اللہ صاحب مع فرزند عزیزم سید احمد حفیظ اللہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے (۲) عاجز کی ہمشیرہ عزیزہ فریدہ خاتون (۳) چچا کی لڑکی بہن عزیزہ رانو خاتون خطرناک مرض میں مبتلا رہیں۔ ان تمام مریضوں کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ عاجز اور عاجز کے اہل و عیال کی صحت تندرستی پریشانی کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

افضل الذکر لا الہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475 { CALCUTTA-700073

RESI:- 273903

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS — Mahindra

Lucas-TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS — AMBASSADOR · TREKKER BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS — PERKINS P3, P4, P6 P6/354

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر: 28 - 5222, 28 - 1652

ہر قسم کی گاڑیوں دپٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

۱۶ مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹرز)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTORE)

TARUNBHARAT CO.OP HOUSE SOCT

PLOT NO. 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY - 400099

PHONE { OFFICE:- 6348179, RESI:- 629389

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARDBOARD BOX MFG-CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر: ۶۲۹۴۴۳

"عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو اور نمازیں پڑھو۔"

(ارشاد حضور ایدہ اللہ)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

15, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS 600004

PHONE { 76360, 74350

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوہم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۵۶۱۰۰ ، (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS.

CHADAN BAZAR BHADRAK DISTT. BALASORE (ORISSA)

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE 670001 PHONE NO-4498

HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)

PHONE NO - 12

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SARA Traders,

WHOLE SALE & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS

SHOE MARKET

NAYAPUL, HYDERABAD — 500002

PHONE No— 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ :-

نمبر ۲۲/۳/۴۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر 42914

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس	**گڈلک الیکٹرانکس**
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد کشمیر	انڈسٹریل روڈ ۔ اسلام آباد کشمیر

ٹیپ ریکارڈر، ریڈیو، ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

بعض فتوحات کا مدار ابتلاء پر ہوتا ہے!

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۶۳)

NIR®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ریشیٹ ہوائی چپل ہیئر برش پلاسٹک اور کینوس کے جوتے